عصرِ حاضر کا مسیلمہ کذاب



کرنل معمر قذافی

مؤلف: ابو المنذر الساعدی حفظہ اللہ (فک اللہ علی اسرہ)

مترجم: ابو عبد اللہ مہاجر حفظہ اللہ



اسلامی لائبریری

القذافي مسيلمة العصر

الموحدین ویب سائٹ ٹیم پیش کرتے ہیں:

عصرِ حاضر کا مسیلمہ کذاب

کرنل معمر قذافی

مؤلف: ابو المنذر الساعدی حفظہ اللہ (فک اللہ علی اسرہ)

مترجم: ابو عبد اللہ مہاجر حفظہ اللہ



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://muwahhidin.tk
Email: info@muwahhidin.tk



فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ المتقین ولا عدوان الا علی الظالمین وبعد!

مجھے قذافی کی صفات بیان کرنے کے لئے شاعر کے اس قول سے سچی بات نہیں ملی:

معمر الكفر لن تنساك أمتنا

يا نقمة مرة مافوقها نقم

اے کفر کے آبادکار! تجھے ہماری قوم کبھی نہ بھلا سکے گی

اے وہ مصیبت جس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں

هجمت نطمس اعلام الهدى بطلا

وقد عرفناك حين العرب قد هجبوا

تو نے حملہ کر کے ہدایت کے سارے نشانات پیوند خاک کئے

اور ہم نے تجھے اسی وقت پہچان لیا جب اہل مغرب حملہ آور ہوئے

يا ايها الغرقد الملعون لست سوى

مبنى جدار به ألاعداء تعتصم

اے غرقد کے ملعون درخت، تو اس کے سوا کچھ نہیں

کہ تو ایک ایسی دیوار کی بنیاد ہے جس سے دشمن آڑ لیتے ہیں

لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ بد خلق طاغوت جس نے ملت اسلامیہ کی جڑوں اور اس کے مقدسات پر حملے کئے اور ستائیس برس سے لیبیا میں ہر قسم کی اسلامی بیداری کے ہر اول دستوں کو کچلا، ہمارے عوام کو غلامی، جہالت اور تباہی وبربادی سے دوچار کیا ان کو ہر قسم کے شرعی حقوق سے محروم کیا، وہی طاغوت لیبیا کے علاوہ دوسرے لوگوں خصوصًا عجمیوں کا اپنی

گرج چمک اور ایک ایسے اسلامی مقدسات کو آزاد کرانے کے لئے امت کی قیادت کرے گا اپنی حقیقت کو چھپانے میں کامیاب ہو گیا۔

اس لئے لیبیا کے فرزندان اسلام پر لازم ہے کہ وہ قذافی کی جعل سازی اور دجل کو بیان کریں اور مسلمین کے سامنے اس کے ارتداد، دشمن کی ایجنٹی، دین دشمنی اور حاملین شریعت کے خلاف اس کی عملی جنگ کا پردہ چاک کریں۔ قوموں کو خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے امت کے اندرونی دشمنوں کا بھانڈا پھوڑنا اور ان کے اوپر سے اسلام کا لبادہ اتار پھینکنا تاکہ مومنین اور مجرمین کی راہ الگ ہو جائے، صحیح تبدیلی کی سمت پہلا اور بنیادی قدم ہے۔

یہ کتاب اس میدان میں ایک اچھا اور مبارک قدم ہے اس میں مؤلف نے (اللہ ان کو جزاء خیر عطا فرمائے) اس ذمہ داری کو نبھانے میں بڑی محنت و کاوش کی ہے اور اپنی بات کی تائید میں اس طاغوت کی حقیقت بیان کرنے کے لئے شرعی دلائل اور واقعاتی دلائل پیش کئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہر قاری کو اس سے نفع بخشے اور لیبیا میں اہل اسلام و جہاد کو غلبہ عطا فرمائے اور سارے مسلمین کو عموماً فتح و نصرت سے نوازے یقیناً وہ بہت قریب اور سننے والا ہے۔

کتبہ: ابو المنذر الساعدی حفظہ اللہ

یکے از رہبران "الجماعۃ الاسلامیہ المقاتلہ، لیبیا"

2 ذی الحج 1418ھ

مقدمہ

﴿ ان فرعون علا فی الارض وجعل أهلها شيعاً يستضعف طائفة منهم يذبح أبنائهم ويستحی نسائهم انه كان من المفسدين ونريد أن نمن على الذين استضعفوا فی الارض ونجعلهم الوارثين ونمكن لهم فی الارض ونری فرعون وهامان جنودهما منهم ماكانوايحذرون﴾

”فرعون نے ملک میں سر اٹھار کھا تھااور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنار کھا تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کو (یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا تھااور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا کیونکہ وہ مفسدوں میں سے تھا۔اور ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دئے گئے ہیں،ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں۔اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھادیں جس سے وہ ڈرتے تھے“۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے کہ فرعون کے ہر زمانے میں ،ہر عہد میں ،بلکہ پوری تاریخ میں ہر اس شخص سے بر سر پیکار رہے جس نے ان کی الوہیت کا انکار کیااور ان کے جھوٹ کا پردہ چاک کیااور ان کے عیوب کابھانڈہ پھوڑااور کسی شریک اور واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی۔

اب لیبیاکافرعون بھی اپنے پیشوا فرعونوں کے نقش قدم پر رواں دواں ہے اور﴿اعبدوا الله مالكم من اله غير﴾(اللہ کی عبادت کرواس کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ کر حق کی طرف بلانے والے ہر داعی سے انہی کے طرز عمل کے مطابق نمٹتا ہے۔

ہاں! فرعون ہوتے ہیں! بلکہ لیبیا کے فرعون نے تو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایسی ڈھٹائی اور جراءت کا مظاہرہ کیاہے کہ ابو جہل سے بھی ایسی جراءت نہ ہو سکی تھی۔قذافی نے تو بر سر عام بلا خوف خطر بار بار اپنے کفر اور زندقہ کا اعلان کیاہے۔

جی ہاں!.اسلام اور مسلمانوں کے خلاف قذافی نے ایسی جراءت کی ہے کہ کفار قریش،ان کے بعد کافر بلکہ خود قذافی کے معاصرین بھی اس پر رشک کرتے ہیں۔(ہمارے علم کے مطابق) عرب کے طاغوتوں میں سے کسی نے بھی اسلام اور مسلمانوں سے ایسی محاذ آرائی نہیں کی جیسی طاغوت قذافی لعنۃ اللہ علیہ نے کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔اس کتاب میں بہت مختصر طور پر ان بیانات کا تذکرۃ کریں گے جو عصر حاضر کا مسیلمہ اس دین کے خلاف (جسے اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اتارا

ہے)ہمارے پیارے پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ،علمائے اسلام کے خلاف اور اس کے علاوہ اسلام کے دوسرے بنیادی مسائل کے خلاف داغتار ہتا ہے۔

ہم نے قذافی کے سارے اقوال جمع کرکے ان پر تعلیق کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ اس کے لئے کئی جلدوں کی ضرورت ہے۔اس کتاب میں اس کے کفر و اللہ تعالیٰ کے دین سے ارتداد کے کچھ نمونے ہیں جنہیں ہم ہر اس آدمی کی خدمت میں پیش کررہے ہیں جو اب تک قذافی کو مسلم سمجھتا ہے شاید ان کی آنکھوں سے شیطان کا پردہ اور دل سے امیدوں کے جراثیم دور ہوسکیں.....﴿ان فی ذلك لذكرى لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد﴾ یقینا اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جو دل آگاہ رکھتا ہے یا متوجہ ہو کر سنتا ہے)

چونکہ اکثر اوقات قذافی لیبیا کے دارجہ (مقامی غیر فصیح عربی) میں گفتگو کرتا ہے اس لئے بعض الفاظ کی تشریح ہم نے قوسین میں کردی ہے اس طرح بعض اوقات اس کی باتوں میں ہونے والی نحوی غلطیوں کو بھی درست کیا ہے اور بعض جگہ جوں کا توں رہنے دیا ہے۔کتاب میں مذکورہ اقتباسات کے اصل مراجع کے حوالوں کا اہتمام کیا ہے اور اس کے ساتھ ہر جگہ بسنے والے مسلمانوں کو ان کی شریعت اور دین کے احکام کی یاددہانی اور اس طاغوت کی حد سے گزرے ہوئے کفر کی شدت کو بیان کرنے کے لئے ایک شرعی مقدمہ بھی لکھا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو صرف اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے اور اس کو اس جھوٹے اور بدعمل انسان سے فریب خوردہ مسلمین کے لئے ذریعہ بصیرت بنادے تاکہ وہ اس کے خلاف صحیح اور شرعی موقف اختیار کرسکیں۔اور وہ ہے کہ اس کو کافر قرار دینا اس سے براءت کا اظہار کرنا اور اس کے خلاف جہاد و قتال کرنا۔

والحمد للہ رب العالمین

پہلی بحث

قذافی کون ہے؟

مختلف قوموں کی جدید تاریخ (جیسا کہ وہ پہلے بھی معلوم ہے) ایسے واقعات و حادثات اور شخصیات سے بھری پڑی ہے جنہوں نے مرکزی یا ذیلی کردار ادا کئے ہیں مگر تاریخ میں ان کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔ جب آپ ان شخصیات کی ذاتی سوانح کو ان کی اصلیت اور نشوونما کے زاویے س دیکھیں گے تو آپ کو ہر دو شخصیات کے درمیان ہر جگہ اور ہر زمانے میں ہر شخصیت کے کردار پر اس کی نشوونما کے اثر کے سبب واضح فرق نظر آئے گا، جس شخص کی نشوونما فقر وفاقے میں ہوئی وہ صرف پیٹ کی خاطر تگ ودو کرتا نظر آئے گا، اسی طرح آپ کو وہ آدمی بھی ملے گا جس نے کسی مالدار خاندان میں آنکھ کھولی، وہ بھی مل جائے گا جس کی رگوں میں "شریفوں" (جیسا کہ کہا جاتا ہے) یعنی بلند مرتبہ "شرافت والے اور حکونت وسلطنت وراثت میں پانے والوں کا خون دوڑتا ہے آپ کو کسی لونڈی کا بچہ یا اس کے علاوہ ایسی شخصیات ملیں گی جن کے نسب اور نشوونما میں اختلاف تھا اور یہی اختلاف بعد ازاں ان شخصیات کے مختلف سیاسی، معاشرتی اور ثقافتی نظریات قبول کرنے کے لئے مؤثر ثابت ہوا۔

ملت اسلامیہ کی جدید تاریخ میں ہمیں ایسے بہت سے لوگ ملتے ہیں جن کا حسب ونسب اور پرورش ہم سے پوشیدہ ہے لیکن اس میں کوئی تعجب خیز بات نہیں کیونکہ ایسا بھی قوموں میں ہوتا ہے۔ ہاں یہ بات ضرور تعجب خیز ہے کہ ان میں سے کوئی شخص تخت وسلطنت پر متمکن ہو جائے یا اسلامی ملک میں کسی حساس عہدے پر فائز ہو جائے۔ جن لوگوں کو حسب ونسب معلوم نہیں اس کی مثال مصر کا محمد علی اور جس کی پرورش مشکوک ہے اس کا نمونہ مصر کا ایک زندیق جمال عبدالناصر لعنۃ اللہ علیہ ہے۔ اسکی پرورش یہودیوں کے ایک محلے میں ہوئی وہ یہودیوں کے ہاں ان کے بچوں کی طرح آتا جاتا تھا۔ ان کے علاوہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن سے ملت اسلامیہ نے دھوکہ کھایا، زمام حکومت ان کو تھمائی چنانچہ انہوں نے امت کو اس کے انجام سے دوبدو کیا جو امت کے لئے اس کے دشمن چاہتے تھے اس کے ساتھ ہی مسلمین ایک گہری کھائی میں جا گرے اور پستی کے گندے جوہڑ میں ایسی ڈبکی لگائی کہ وہاں سے اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے (جس کی حکمت وہی جانتا ہے) کہ ہمارا ملک اسلامی لیبیا بھی ان ممالک کے ضمن میں آتا ہے جن پر ایسے شخص کی حکومت لکھ دی گئی ہے جو دشمن کا ایجنٹ ہونے کی صفت سے متصف ہے اور اللہ کے دشمنوں یہود ونصاریٰ کی نگرانی

میں پرورش پائی ہے۔طاقت دفاع اور فتح کے اسباب کی عدم موجودگیاور مجرمین کے راستے کی پہچان کے مفہوم کے پس پردہ چلے جانے کے وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا اور مقدر کر دیا کہ لیبیا کے سب سے نافرمان اور سب سے بڑے زندیقوں میں سے ایک زندیق براجمان ہو جائے۔یہ زندیق ایسا ہے کہ عرب کے سارے طاغوت اس کے زندقہ اور کھلے کفر کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔یہ طاغوت معمر قذافی لعنۃ اللہ علیہ ہے۔

پیدائش اور زندگی

قذافی 1942 میں "سرت" شہر کے مضافات میں ایک گاؤں میں پیدا ہوا اور اپنے آپ کو قبیلہ قذاذفہ قحوص (قذاف الدم) کی طرف منسوب کیا۔ماں باپ کی جانب سے اس کے حقیقی نسب نامے میں اختلاف ہے البتہ اس پر اتفاق ہے کہ قذافی ایک یہودی ماں کا حرامی بیٹا ہے۔باپ کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک اطالوی جاگیر دار تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس جاگیر دار کا نوکر تھا جسے محمد ابو مینار قذافی کہا جاتا تھا۔(قذافی اپنے آپ کو اس کی جانب منسوب کرتا ہے)اس کے علاوہ بھی روایات ہیں سرت شہر میں قذافی "یہود کا بیٹا" سے مشہور ہے۔

طاغوت قذافی نے شہر کی زندگی سے دور ایک سخت ماحول میں پرورش پائی لیکن اس کے باوجود اس نے تعلیم کی جانب توجہ دی اور تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر بن غازی کے وار کالج (حربی کالج) میں داخلہ لے لیا۔یہاں سے فراغت سے قبل ہی 1965ء میں کلیۃ الادب (ادب کالج) کے شعبہ تاریخ میں داخل ہو گیا،یونیورسٹی میں داخلے کے وقت ایک اطالوی پروفیسر پر جب یہ انکشاف ہوا کہ قذافی ماں کی جانب سے یہودی ہے تو اس نے موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا،طاغوت قذافی کے استدراج،انقلاب اور تخت تک پہنچنے تک کے لئے منصوبہ بندی اور تجاویز کی کہانی کی ابتداء یہاں سے ہوتی ہے۔

وار کالج میں تکمیل اور مواصلاتی اسلحے میں ایک افسر کے طور پر فراغت کے بعد 1966ء "اولدار شوٹ" شہر کے ایک فنی اسکول میں تربیت کے لئے قذافی کو برطانیہ بھیجا گیا۔یہاں اس کی بھرتی کی تکمیل ہوئی اور وہیں "الضباط الوحدویون الاحرار" (منفرد آزاد افسران) نامی تنظیم کی داغ بیل ڈالی انہی افسران نے 1969ء میں ڈرامائی انقلاب برپا کیا۔

انقلاب کا ناٹک...... جلا وطنی......

("اوراق الموساد المفقودة" یہ کتاب اوراق التاکسی کے نام سے بھی مشہور ہیں اس میں موساد سے گم ہونے والی بعض اہم دستاویزات کا ذکر ہے، یہود کی طرف اس کتاب کی نسبت کی صحت یا عدم صحت بلکہ ان صفحات کی اصلیت سے صرف نظر کرنے کے باوجود بھی اس میں بعض چیزیں خصوصاً قذافی کے بارے میں کہی گئی باتیں بالکل واقع کے مطابق ہیں۔)

(موساد کے گمشدہ اوراق) نامی کتاب میں آیا ہے کہ یہ یہود ہی تھے جنھوں نے قذافی کو برطانیہ بھیجا اور انقلاب کے پیچھے انہی کا ہاتھ تھا۔ کتاب کا مؤلف (جیسے یہودیوں کو اپنی تعریف کرنے کی عادت ہے) ظاہر کرتا ہے کہ منصوبہ بندی اور ایجنٹ بھرتی کرنے کے فن میں ید طولیٰ حاصل ہے اور کہتا ہے کہ "شروع میں ہمارے منصوبے کا تقاضہ تھا کہ قذافی کو امریکہ بھیجنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں جہاں امریکی فوج کے تربیتی پروگراموں میں ہمارے درجہ اول کے روابط ہیں لیکن جب اس بات کا انکشاف ہوا کہ امریکی خفیہ بعض ایسے اسلوب اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے جن سے ان اجنبی طلبہ کی مہارت میں کمی آجاتی ہے اور یہ بھی کہ وہ ان طلبہ کو اپنا ایجنٹ بنانے کی کوشش کرتی ہے تو اس منصوبے کو ختم کر کے ہم نے قذافی کی تربیت کا رخ برطانیہ کی جانب کر دیا۔ (اوراق الموساد المفقودة- 102)

کتاب میں آگے اس بات کا بیان ہے کہ قذافی کو ایجنٹ بنانے کے لئے کیا کیا پروگرام بنائے گئے اور کس طرح اس کو اس بات کا اختیار دیا گیا کہ "وہ اپنے ملک کی قیادت سنبھالے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سارے عالم عربی کی قیادت کرے۔ یا بن غازی میں اپنی یونٹ میں چلا جائے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خفیہ میں لیفٹیننٹ یا کیپٹن کے عہدے کا افسر ہے"۔ (اوراق الموساد المفقودة- 103)

بعد ازاں کتاب میں یہودیوں کی جانب سے منحوس انقلاب کو کامیاب کرنے کے لئے قذافی کو پیش کئے جانے والی مدد کا ذکر ہے چنانچہ لکھا ہے کہ "ہم نے قذافی کو یہ بتلا دیا کہ وہ ہمارا مطالبہ پورا کرنے کے بعد کن چیزوں کی ہم سے توقع رکھ سکتا ہے اور کس طرح اس کو مناسب وقت میں ملک کی باگ دوڑ ہاتھ میں لینے کے کے لئے اس کو ہماری جانب سے پروگرام اور منصوبہ فراہم کیا جائے گا اور یہ کہ کس طرح منصوبہ ان شخصیات کے ناموں پر مشتمل ہو گا جن پر وہ اعتماد اور بھروسہ کر سکے گا اس طرح ہم نے اس کو (حرکت میں آنے کے) مناسب وقت اہداف، ذرائع آمدن سے آگاہ کیا۔ یہاں تک کہ جب بھی اس کو ضرورت پڑی مادی تائید بھی کی۔ (اوراق الموساد المفقودة- 103)

اس منحوس انقلاب کے سات ماہ بعد قذافی نے اپنے دعوے کے مطابق بغیر کسی شرط اور قید کے برطانوی اور امریکی اڈوں کو لیبیا کی سرزمین سے نکال باہر کرنے کی کاروائی کی!!

ملک کے دوسرے حصوں میں پھیلی فوج کے علاوہ برطانیہ کے پاس ''طبرق'' شہر میں ''العدم'' کا اڈا بھی تھا۔ العدم کے اڈے کو اس لحاظ سے خاص اہمیت حاصل تھی کہ اسے مشرق بعید، مشرق وسطیٰ، خلیج عرب اور افریقہ میں فوج اور رسد کی ترسیل کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

امریکہ کے پاس ''ھویلس'' کا اڈا تھا جو شاہ کی حکومت نے امریکیوں کو علامتی رقم کے بدلے کرائے پر دے رکھا تھا۔ ''ھویلس'' کا اڈا افریقہ میں امریکہ کا سب سے بڑا اڈا سمجھا جاتا تھا۔(موسوعۃ السیاسۃ سیاسی انسائیکلوپیڈیا:558-557/5)

سرزمین لیبیا پر یہ وہی اڈے اور فوجیں ہیں جن کو قذافی نے انقلاب کی ابتداء میں ایک پستول پر مشتمل فوج سے خوفزدہ کر دیا تھا جس کے لئے اس نے ایک سال میں ڈیڑھ سو گولیاں جمع کی تھیں۔(جیسا کہ انقلاب کے واقعات میں اس کا اپنا بیان ہے) چنانچہ ساری فوجیں بلا کسی شرط و قید کے اس کے سامنے سے بھاگ کھڑی ہوئیں!!

ہم اتنے بیوقوف اور سادہ لوح نہیں ہیں کہ انقلاب اور جلاوطنی کی اس قسم کے الٹے سیدھے افسانوں کی چکاچوند سے ہماری آنکھیں خیرہ ہو جائیں کیوں کہ ہمیں یقین ہے کہ یہ سب کچھ قذافی کے آقاؤں کی جانب سے پہلے سے کی گئی منصوبہ بندی کے مطابق ہوا تھا تاکہ قذافی قوم پرست منفرد اور عرب قومیت کے امین سربراہ کا کردار ادا کرے(قذافی اپنے آپ کو عرب قومیت کا امین کہلانا پسند کرتا ہے)اور اس کردار کو زندیقی، ملت اسلامیہ اور مسلمانوں سے کی جانے والی بددیانتی اور عرب اور اسلامی دنیا مین اختلاف کی خلیج کو وسیع کرنے کے لئے آڑ کے طور پر استعمال کر سکے۔ اوراق الموساد المفقودۃ میں لکھا ہے کہ:''قذافی کو پیش کی جانے والی ہماری مدد جوئے کی ایک بہت بڑی بازی کی طرح تھی لیکن اس میں ہمارے لئے بہت بڑے فائدے تھے قذافی کی کمر مضبوط کرنے کا جو ثمرہ ملا ہے اس میں سب سے اہم وہ لڑائی جھگڑے اور مختلف عرب ممالک کے درمیان وہ دشمنیاں ہیں جن کو پیدا کرنے میں قذافی کو کامیابی حاصل ہوئی''۔(اوراق الموساد المفقودۃ- 105)

امر واقع ان الفاظ میں سے ہر ہر لفظ کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ قذافی نے کوئی ایسا عرب ملک نہیں چھوڑا جس سے دشمنی نہ کرلی ہو مگر دوسرے ہی لمحے آپ دیکھیں گے کہ وہ کسی پیشگی اشارے یا تجاویز کے بغیر اس ملک سے تعلقات جوڑ دیتا ہے۔!! (یہودی خفیہ کا ایک افسر قذافی کے بارے میں لکھتا ہے کہ ''قذافی کی حکومت اسرائیل کی محافظ سمجھی جاتی ہے۔قذافی کے سوا کون ہوسکتا ہے جو عرب اتحاد دعوت میں اپنے متعصبانہ انداز کے سبب عربوں کی تقسیم کو برقرار رکھ سکے اس لئے قذافی کی بقاء اسرائیل کی بقاء کی ضامن ہے خصوصًا حربی نقطہ نگاہ سے۔کیونکہ قذافی عرب دنیا میں پھوٹ کا سبب ہے۔(عاصفة الرمال اللیبیة جون کومی)۔﴿قذافی کہتا ہے کہ:''میں یہودیوں کا مخالف ہوں نہ بنی اسرائیل کا بلکہ اس کے برعکس یہ باتیں صرف ایک آدمی ہی سے ظہور پذیر ہوسکتی ہیں جس میں ان منصوبوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے پرلے درجے کا گھٹیا پن، خساست، ذلالت اور بدباطنی کی بہت بڑی مقدار موجود ہو۔یہ بھی ناممکن ہے کہ یہ صفات اس انسان کے سوا کسی اور میں پائیں جائیں جس کا مشکوک نسب نامہ ہر جگہ اس کا تعاقب کرتا ہے اور وہ اس کے ظاہر ہونے سے خوفزدہ ہے۔)

یہی شخص معمر محمد ابومنیار قذافی ولد یہودیہ میمونہ، زعفرانہ بنت رحمین یا حالوراشیل سرتاویہ نوراشیل سرتاویہ ہے(قذافی کا کہنا ہے کہ ''میں لیبیا میں رہنے والے کسی لیبیائی بلکہ بالاخر سارے عرب ممالک میں بسنے والے کی حیثیت سے نہیں بول رہا میری تمنا ہے کہ کاش میں لیبیا کا باشندہ نہ ہوتا.اے کاش میری نسل غیر عرب ہوتی.کردستانی یا اسپینی'' السجل القومی(قومی دستاویز: 665/11)چونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ وہ ولد الزنا ہے اس لئے وہ نوجوان خواتین کو اپنا حاضر باش(باڈی گارڈ) بناکر لیبیا کے سب مسلمان مرد وعورت کی شرافت بیچ رہا ہے حالانکہ وہ اپنی حفاظت کے لئے ان پر بھروسہ نہیں کرتا لیکن اس سب کا مقصد اپنی خاندانی شرافت سے متعلق ایک بات کا انتقام لینا ہے۔!!

وہ چاہتا ہے کہ لیبیا کی ساری خواتین میں زنا کو رواج ملے۔اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ اس نے ''شرطۃ الادب'' (پولیس) کے اخلاقی بے راہ روی اور بدچلنی روکنے کیسارے اختیارات سلب کرکے اسے مقید کردیا ہے۔

قذافی اور اسلام سے اس کی نفرت..

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف قذافی کی جنگ کے طریق کار پر غور کرنے والے کو دو وہم امور کا ادراک ہو جاتا ہے۔

پہلی بات:

کہ وہ نہایت اہتمام سے تیار کئے گئے منصوبہ کے مطابق چلتا ہے 1969ء میں سب پر عیاں ناٹک کے ذریعے حکومت پر قبضہ کرتے ہی اس نے اپنے آپ کو ایک پابند شریعت مسلمان کے طور پر پیش کیا جو معاشرے میں اسلام کا نفاذ چاہتا ہے مگر جونہی حکومت پر اپنی گرفت مضبوط کی (ہر شیطان اور طاغوت کی طرح) تو لیبیا کے مسلم عوام کے عقائد کو متزلزل کرنے اور اسلامی عقائد کی جگہ دوسرے کفریہ عقائد کو نافذ کرنے کے لئے رفتہ رفتہ اپنے شیطانی منصوبے اور یہودی پروگرام کا ہوں کیونکہ بنی اسرائیل اور بنی یعقوب سامی النسل عربوں کے چچازاد ہیں اور خونی رشتے کے اعتبار سے عرب اور اسرائیلی چچازاد ہیں. یہودیت کو ہم مانتے ہیں قرآن میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ (السجل القومی قومی دستاویز 828/9) اظہار کرنا شروع کیا اس میں سب سے اہم اس کی کتاب """سبز کتاب" اور باطل نظریہ ہے۔

دوسری بات:

قذافی کی سوانح حیات پر تحقیق کرنے والے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ سے حد درجہ کا کینہ اور بغض ہے یہ سب کچھ اس کی تقریروں اور ملاقاتوں (کی باتوں) میں بالکل ظاہر ہے بلکہ اس پر مستزاد یہ کہ وہ اپنے آپ کو قرامطہ اور فاطمیہ جیسے کافر باطنی فرقوں کی جانب بھی منسوب کرتا ہے چنانچہ اپریل 1992ء میں عید الفطر کے خطبے میں اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ دوسری فاطمی سلطنت کا اعلان بھی کر سکتا ہے!!

معلومات کے لئے عرض ہے کہ پہلی فاطمی یا عبیدی سلطنت جس کی قذافی تجدید کرن چاہتا ہے وہ باطنیوں کی حکومت تھی جسے اس کے کفر زندیقی اور محرمات سے نکاح کو حلال قرار دینے جیسے مسائل کے سبب علماء اسلام نے کافر قرار دیدیا تھا۔ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ترتیب المدارک وتقریب المسالک" میں فاطمی سلطنت کے ہم عصر علماء سے اس حکومت کی تکفیر کا فتویٰ نقل کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "یوسف بن عبداللہ رعینی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کی قیروان کے علماء ابو محمد بن ابی زید، ابوالحسن قابسی، ابوالقاسم ابن شلبون، ابو علی بن خلدون، ابو محمد طبیقی اور ابو بکر بن عذرۃ اس بات پر اجماع ہے کہ: بنی عبید کا حال مرتدوں اور زندیقوں جیسا ہے پس وہ شریعت کے خلاف کے اظہار کے سبب مرتد کا حال یہ ہے کہ وہ بالاجماع کسی کو وارث بنا سکتا ہے نہ وارث بن سکتا ہے اور شریعت کا معطل کرنے کو پوشیدہ رکھنے کے سبب زندیقوں کا حال یہ ہے کہ انہیں زندیقی کے سبب قتل کر دیا جائے گا سب نے فرمایا کہ کفر کی دوسری انواع کے برعکس اکراہ کے سبب ان کے (باطنیوں کے) مذہب میں داخل ہونے

والے کسی بھی شخص کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا کیوں کہ ان کے کفر پر ہونے کے علم کے باوجود بھی وہ اس عقیدے پر قائم رہا چنانچہ اس کے لئے کفر میں داخل ہونے کی بجائے قتل کو اختیار کرنے کے سوا کچھ بھی جائز نہیں۔ سحنون کے ہم مذہب علماء مسلمانوں کو یہی فتویٰ دیا کرتے تھے۔'' (ترتیب المدارک وتقریب المسالک-278/7)

قذافی کی اسلام سے نفرت اور بغض پہاڑ پر جلنے والی آگ سے بھی زیادہ واضح ہے اس نے سنت نبوی کا انکار کیا اور حدیث کی کتابوں کو نذر آتش کیا۔ اسی نے قرآن کریم میں تحریف کی اور اپنی چاہت کے مطابق باطنی تفسیر کی اسی نے رسول اللہ ﷺ کا خاکہ اڑاتے ہوئے کہا کہ ''وہ ایک ڈاکیہ تھے۔(العیاذ باللہ)

قذافی نے ہی مسلمانوں کی عبادات کا مذاق اڑایا اور حج کو سادہ سی عبادت اور پردے کو ''شیطانی کام'' قرار دیا، معراج کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ گمان کیا کہ انقلابی کمیٹیاں ہی اس دور کی نبی ہیں اس کے علاوہ بھی خرافات بہت زیادہ ہیں۔ اس سب پر مستزاد یہ کہ اس نے مسلمانوں سے جنگ کی موحدین کا تعاقب کیا اور رمضان کے مبارک مہینے میں افطار کے وقت ان کو سولی پر لٹکا دیا اس علاقے میں یہودیوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف فیصلہ کن مرحلے کو مؤخر کرنے کی کوشش کرنے پر حق گو اور بے باک علماء اور خطباء کو قتل کیا مگر یہ معرکہ اللہ کے حکم سے ضرور پیش آئے گا۔

پہلی کرنیں..

اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودیوں اور ان کے حواریوں کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے اور اسلامی لیبیا کو اس موعود مستقبل کی خبر دینے کے لئے جس کا اسے اپنے فرزندوں ''الجماعۃ الاسلامیۃ المقاتلۃ'' کے مجاہدین کے ہاتھوں انتظار ہے، تبدیلی کی کرنیں افق پر نمودار ہو رہی ہیں۔ یہود ن کا بچہ قذافی جسے جہاد کا وہ پہیہ پیس کر رکھ دے گا جو اللہ کے حکم سے کبھی نہ رکے گا قذافی کے ماموں جب اپنے یجنٹ طاغوت قذافی کے ہاتھوں لیبیا اور اس کی عوام کی تباہی کے لئے کی جانے والی کوششوں کو ناکام ونامراد ہوتا دیکھیں گے تو ان کے ہوش اڑ جائیں گے چنانچہ ان کے خواب کرچی کرچی ہو کر بکھر جائیں گے اور لیبیا کے عوام کے مصائب ختم ہو جائیں گے۔ چاہئے کہ اس سے پیارے لیبیا میں اسلامی حکومت کا ایک نئے باب کا آغاز ہو اور چاہئے کہ جوانمردوں کے بازو لیبیا کی سرزمین پر شہادت کے خون سے رقم کریں گے کہ:

فی سبیل اللہ قمنـــا نبتغی رفع اللواء

لا لدينا قدعلمنا نحن للذين الفـــداء

فليعد للذين مجده او منا الدماء

”ہم اسلام کے پرچم کی بلندی چاہتے ہوئے اللہ کے راستے میں اٹھ
کھڑے ہوئے ہیں ہمیں دنیا سے کوئی غرض نہیں ہم تو دین پر جانیں
لٹارہے ہیں یاتو اسلام کی عظمت واپس آجائے یا ہمارا خون بہہ جائے۔

دوسری بحث

اسلام سے ارتداد کی بعض صورتیں

قذافی کی باتوں میں کھلی زندیقی اور ارتداد کو دیکھتے ہوئے جس کا اس نے اسلام اور اسلام کے بنیادی عقائد پر تنقید کر کے ارتکاب کیا ہے ہمیں یہ بات اچھی لگی کہ ایک مسلمان بھائی کو اتنی یاددہانی کرادیں جس سے بعض اقوال اور افعال مکفرہ (جسے نواقض ایمان کے بارے میں مزید تحقیق مطلوب ہو وہ فقہ کی کتاب کے ابواب الردۃ کی جانب رجوع کرے اس طرح معاصر علماء کی کتابوں کی جانب بھی رجوع کیا جاسکتا ہے مثلاً ڈاکٹر عبدالعزیز العبد الطیف کی کتاب ”نواقض الایمان القولیہ والفعلیہ“ یہ کتاب اس باب میں بہت مفید ہے۔ اس بحث میں ہم نے اس کتاب سے استفادۃ کیا ہے۔ اسی طرح محمد نعیم یاسین کی کتاب ”کتاب الایمان“ کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں ہیں۔) کے بارے میں اسے شریعت کا علم ہو جائے جبکہ قذافی کو ان افعال و اقوال مکفرہ سے بڑی وافر مقدار ملی ہے اس لئے اس کتاب میں وارد قذافی کے اقوال کے بارے میں پڑھتے وقت اس مقدمے کی جانب رجوع کرنا بہت مناسب ہو گا تاکہ ان زندیقوں کے بارے میں مسلمانوں کو اللہ کا حکم معلوم ہو سکے (اللہ کی جانب سے ان پر وہی کچھ ہو جس کے وہ مستحق ہیں)۔

یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں مذکور قذافی کے اقوال اور تقریروں پر تبصرہ اس مقدمے کے سبب بہت کم کیا گیا ہے دوسری جانب یہ بات بھی ہے کہ قذافی کے ان شیطانی اقوال میں کفر دوپہر کی دھوپ اور چودھویں کے چاند سے زیادہ واضح ہے۔ چنانچہ قذافی کے بارے میں حکم تلاش کرنے والے کو ہماری اس بحث میں اس کا حکم مل جائے گا اور جو اپنی خواہشات کا غلام ہو اور حق کا جویانہ ہو تو اس کے لئے ہم اللہ سے حق کی جانب رہنمائی کے لئے دعاگو ہیں۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

کفر اور ارتداد کے بعض اسباب درج ذیل ہیں

(1): اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

شیخ عبدالرحمن سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے شرک کی جامع مانع تعریف ان الفاظ میں کی ہے..پس شرک اکبر کی وہ تعریف جو اس کی تمام انواع وافراد کو شامل ہے یہ ہے کہ بندہ عبادت کا ایک نوع غیر اللہ کے لئے کردے چنانچہ ہر عقیدہ قول اور عمل جس کے بارے میں ثابت ہوجائے کہ شارع نے اس کا حکم دیا، اس کا صرف اللہ کے لئے کرنا توحید ایمان اور اخلاص ہے اور اس کو غیر اللہ کے لئے خاص کردینا شرک اور کفر ہے۔۔شرک اکبر کے اس اصول کو یاد رکھو کہ کوئی شئ اس سے باہر نہیں"۔

یہ بات اسلام میں بدیہی طور پر معلوم ہے جس کسی نے اللہ کے سوا کوئی شریک، مثیل یا شبیہ بنایا اس نے شرک کیا اور ملت اسلام سے خارج ہوگیا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"یقینا اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور بخش دیتا ہے اس سے کمتر گناہ جس کو چاہتا ہے"۔(نساء:16)

اللہ تعالیٰ نے ان مشرکوں کا عیب بتلایا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ اس کے غیر کی بھی پوجا کی اور جنوں کا اس کا شریک ٹھہرالیا چنانچہ ارشاد ہے:﴿وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم وخرقوا لہ بنین وبنات بغیرعلم سبحانہ وتعالیٰ عمایشرکون بدیع السموات والارض انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ وخلق کل شئ وھو بکل شئ علیم، ذلکم اللہ ربکم لاالہ الاھو خالق کل شئ فاعبدوہ وھو علی کل شئ وکیل﴾(الانعام:102-101)

اور ان لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا حالانکہ ان کو اسی نے پیدا کیا اور بے سمجھے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا کھڑی کیں وہ ان باتوں سے پاک ہے اور اس کی شان ان سے بلند ہے(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا نگران ہے۔

(2): قرآن کریم میں تحریف:

علماء اور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو بھی کتاب اللہ کی کسی آیت کو بدل دے یا اس میں سے کسی چیز کی تکذیب یا انکار کرے وہ مرتد ہو گیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رشاد ہے کہ: جس نے قرآن کریم کے ایک حرف کا بھی انکار کیا اس نے سارے قرآن کا انکار کیا۔

عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: جس نے قرآن کریم کے ایک حرف کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا، اگر کوئی کہے میں اس "لام" پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ بھی کافر ہو گیا۔

(مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ - 4/182 انکار کرے'پورے قرآن کریم کی تکذیب کرے یا اس کے کسی جز کیا اس میں سے کسی بھی چیز میں شک کرے وہ بالا جماع کافر ہے۔")

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جان لو کہ جو شخص پورے قرآن کریم یا مصحف شریف کی تحقیر کرے یا اس کے کسی حصے کی تحقیر کرے یا گالی دے یا اس کے پورے کا انکار کرے یا اس میں سے کسی ایک آیت یا حرف کا۔

(3): سنت کا انکار

سنت نبویہ اصول دین میں سے ایک اصول اور اسلام کی مضبوط عمارت کا ایک قوی ستون ہے فی الجملہ اس کی اطاعت واجب اور مخالفت حرام ہے اس پر قرآن مجید کی بہت سی آیات دال ہیں اور مسلمانوں کا حدیث کی حجیت پر اجماع ہے۔ سنت ہی قرآن مجید کے بعد ادلۃ الاحکام کی دوسری اصل ہے۔ جو شخص قرآن یا سنت کی حجیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿من يطع الرسول فقد اطاع الله﴾ جس نے پیغمبر کی اطاعت کی یقینا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ (النساء:60)

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:﴿ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ ویریدون ان یفرقوا بین رسلہ ویقولون نؤمن ببعض ویکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلك سبیلا اولئك هم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مهینا﴾جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے اور کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک راہ نکالنا چاہتے ہیں وہ بلا اشتباہ کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت آمیز عذاب تیار کررکھا ہے"۔(النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:﴿وماکان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا﴾اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اوراس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہ ہوگیا"۔(الاحزاب)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نهاکم عنه فانتهوا ان اللہ شدید العقاب﴾سو وہ چیز جو پیغمبر دیں وہ لےلو اور جس چیز سے منع کردیں(اس سے)باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔(الحشر)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:"قریب ہے کہ ایک شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں ہمارے اور تمہارے سامنے ہے۔جو اس میں حلال ہے اس کو حلال سمجھیں گے اور جس چیز کو حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے خبردار!یقینا جو اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ اللہ کے حرام کئے ہوئے کی طرح ہے۔

بعض علماء نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کو رد کرنے والے کو کافر قرار دیا ہے۔جو شخص یکبارگی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صحیح متواتر احادیث کو رد کرے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟بلا شبہہ اس کا کفر زیادہ بڑا اور جرم زیادہ سخت ہے۔

ابن حزم نے اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ: ”جو رسول اللہ ﷺ کی ایک ایسی حدیث کو رد کرے جو اس کے ہاں صحیح ہو تو وہ کافر ہو جائے گا“۔ (الفصل فی الملل والنحل ابن حزم)

ابن الوزیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: ”رسول اللہ e کی حدیث کو حدیث سمجھتے ہوئے رد کرنا صریح کفر ہے“۔ (العواصم من القواصم 2/374 بحوالہ نواقض الایمان القولیۃ- 191-190)

(4): رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ﴿ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة وأعدلهم عذابا مهينا﴾ ”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت (دونوں) میں ان پر لعنت کر دی گئی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے“۔ (الاحزاب)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جان لو (اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے) کہ ہر وہ آدمی جو آپ ﷺ پر سب و شتم کرے گا یا آپ کی عیب جوئی کرے گا، یا آپ کے نسب، دین یا کسی بھی عادت میں نقص بیان کرے یا تعریض کرے، یا بطور سب و شتم یا توہین یا آپ کی شان میں گستاخی یا عیب کی کسی چیز سے تشبیہ دے وہ آپ پر سب و شتم کرنے والے کی طرح ہے........اسی طرح جو آپ پر لعنت کرے، یا آپ کے لئے بد دعا کرے، یا آپ کی تکالیف کی تمنا کرے یا آپ کی جانب بطور مذمت کسی ایسی شئے کی نسبت کرے جو آپ کے منصب کے شایان شان نہیں یا آپ کی جانب بیوقوفانہ باتوں یا ہذیان گوئی یا جھوٹ کی نسبت کرے یا آپ پر آنے والی مصیبتوں اور مشکلات سے عار دلائے یا ان عوارض بشریہ کی وجہ سے تنقیص کرے جو آپ کے لئے جائز تھیں (تو اس کا حکم بھی رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے والے کی طرح ہے) اس سب پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے سے (لیکر اب تک) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے مزید کو اس پر قیاس کرتے چلے جاؤ“۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض - 933-932/2)

ایک مالکی فقیہ محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے والا اور آپ کی توہین کرنے والا کافر ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہو گی۔ امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے۔ جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (الشفاء بتعریف المصطفیٰ قاضی عیاض - 935-934/2)

دوسرے تمام انبیاء کرام پر سب وشتم کا حکم بھی ہمارے نبی ﷺ پر سب وشتم کرنے والے کی طرح ہے جیسا کہ اہل علم نے فرمادیا ہے۔

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:"جس نے کسی ایک نبی کی تکذیب کی یا کسی ایک کی توہین کی یا کسی سے بیزاری کا اعلان کیا وہ مرتد ہو گیا"۔(الشفاء بتعریف المصطفیٰ قاضی عیاض- 2/1098)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:"..اسی طرح جس نے رسول اللہ ﷺ کی جانب پیغام رسالت اور اس کی تبلیغ میں جان بوجھ کر جھوٹ بولنے کی نسبت کی. یا یہ کہا کہ آپ نے پیغام رسالت (پورا پورا) نہیں پہنچایا یا اس کی توہین کی یا کسی بھی نبی کی توہین و تحقیر کی یا ان کو ایذا دی یا کسی نبی کو جان سے مار ڈالا یا اس سے جنگ کی وہ بالا جماع کافر ہے"۔(الفصل ابن حزم- 250-249)

(5): نبوت کا دعویٰ کرنا:

رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے کفر پر ساری امت کا اجماع ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب 'اسود عنسی اور دیگر مدعیان نبوت کے کفر پر صحابہ کا اجماع ہوا تھا۔

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں انسان ہے۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے۔ یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سوائے عیسیٰ ابن مریم کے کوئی نبی آئے گا، تو ہر ایک پر ہر مسئلے میں قیام حجت کی صحت کے سبب اس کی تکفیر پر کسی کا اختلاف نہیں"۔(الفصل ابن حزم- 250-249)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اسی طرح (ہم کافر گردانتے ہیں) ہر اس شخص کو جو ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے. یا جو اپنے لئے نبوت یا اس کے کسب جائز قرار دیدے........اسی طرح وہ بھی (کافر ہے) جو اپنی جانب وحی آنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا........یہ سب کافر اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ کیوں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا. پس ان سب فرقوں کی تکفیر میں اجماع اور نقل میں کوئی شک وشبہ نہیں"۔(الشفاء بتعریف المصطفیٰ قاضی عیاض - 1071-1070/2)

(6): حرام کو حلال قرار دینا اور حلال کو حرام قرار دینا:

کسی شئ کو حرام قرار دینا یا حلال قرار دینا اللہ تعالیٰ کی خصوصیات میں سے ہے جن میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ پس جو اس معاملے میں ٹانگ اڑاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اخص ترین خصوصیات میں جھگڑتا ہے اور اس کے ساتھ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله والمسيح ابن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله الا هو سبحانه عما يشركون ﴾ انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے ماسوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے"۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: "کوئی انسان جب ایسے حرام کو حلال قرار دیدے جس کی حرمت پر اجماع ہو چکا ہے یا ایسے حلال کو حرام سمجھے جس کی حلت پر اجماع ہو چکا ہے یا ایسے حکم شرعی کو تبدیل کر دے جس پر اجماع ہو چکا ہے تو بالاتفاق کافر اور مرتد ہو گا"۔ (مجموع الفتاویٰ- 3/267)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس طرح مسلمانوں کا اس شخص کو کافر کہنے میں اجماع ہے جو اللہ کی جانب سے حرام کردہ چیزوں مثلاً قتل، شراب خوری اور زنا کو اس کی حرمت کا علم ہونے کے بعد حلال سمجھے جیسا کہ اہل اباحت قرامطی اور بعض غالی صوفیاء سمجھتے ہیں اس طرح ہم اس شخص کو یقیناً کافر سمجھتے ہیں جو شریعت کے کسی بھی قاعدے یا رسول اللہ ﷺ کے کسی ایسے فعل کا انکار یا تکذیب کرے جو نقل متواتر سے معلوم ہوا ہو اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہو (اس کا منکر) نماز پنجگانہ کے منکر کی طرح ہے"۔ (الشفاء بتعریف المصطفیٰ، قاضی عیاض- 1073)

(7): دین کا استہزاء:

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور اللہ کی کتاب کا مذاق اڑانا اور ان سے استہزاء کرنا کفر اور بالاجماع اسلام کے دائرہ سے باہر نکالنے کا سبب ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ قل ابالله و آياته و رسوله كنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم ﴾ کہدو! کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا کرتے تھے؟ اب معذرتیں پیش مت کرو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ (التوبۃ: 65)

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر سب وشتم کرے یا اس کا مذاق اڑائے، یا کسی فرشتے کو گالی دے، یا اس کا خاکہ اڑائے کسی بھی نبی کو برا بھلا کہے یا ان کے ساتھ ٹھٹھے کرے یا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کسی ایک نشانی پر سب وشتم کرے اس کا مذاق اڑائے (جبکہ شریعت کے تمام احکام اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے) وہ اس سب وشتم یا تحقیر کے باعث کافر قرار اور مرتد ہو جاتا ہے اس پر مرتد کا حکم لاگو ہو گا یہی ہمارا قول ہے“۔(المحلیٰ لابن حزم- 12/138)

شیخ عبد الرحمن بن حسن بن محمد عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”انسان کبھی کبھار اپنے منہ سے نکلنے والے ایک لفظ یا کسی عمل کے سبب کافر ہو جاتا ہے. علم اور اہل علم کا استہزاء اور علم کی وجہ سے ان کا احترام نہ کرنا اسی باب میں سے ہے“۔(قرۃ عیون الموحدین- 217)

شیخ حمد بن عتیق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: ”جان لو کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ، اللہ کے پیغمبر، اس کی کتاب یا دین کا مذاق اڑائے گا وہ کافر ہے۔ اسی طرح کوئی ایسی بات یا کام کرے جو خاکہ اڑانے پر صراحتاً دلالت کرتا ہو تو وہ بھی کافر ہے“۔(الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ - 8/242)

دین و دنیا کی جدائی:

”دین و دنیا کی جدائی“ کا نعرہ لگانے والوں کے ہاں اس کے معنی یہ ہیں کہ: دین کا لوگوں کے معاملات کی آسانی اور ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ اس لئے اس پر عمل کرنے یا عملی زندگی پر منطبق کرنے کی بجائے صرف چند عبادات میں محصور ہے۔ یہ شیطانی نظریہ جس کو آج کل لادینیت (Secularism) کہا جاتا ہے، علماء نے اس پر یقین رکھنے والے اس پر عمل کرنے والے اور لادین جاہلانہ قوانین کو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر ترجیح دینے پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ کیونکہ یہ ایمان کے مخالف ہے اور کلمہ توحید کی ضد ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''یہ بات اسلام اور سب مسلمانوں کے اتفاق سے بدیہی طور پر معلوم ہے کہ جو شخص اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تابعداری کو پسند کرے وہ کافر ہے۔اس کا یہ کفر اس شخص کے کفر کی طرح ہے جو کچھ قرآن پر ایمان لائے اور کچھ کا انکار کرے''۔(مجموع الفتاویٰ- 542/28)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:''پس جو شخص خاتم الانبیاء محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی محکم شریعت کو چھوڑ کر کسی گذشتہ منسوخ شریعت کا فیصلہ طلب کرے وہ کافر ہے۔تو کیا حال ہو گا اس کا جو کسی آنے والے قانون کی جانب رجوع کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ترجیح دے ؟!جو ایسا کرے گا وہ مسلمانوں کے اجماع سے کافر ہے''۔(البدایہ والنہایہ- 12/119)

شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:'' قرآن کریم شہریت اور تجارت ، صلح وجنگ، قتال،غنائم اور قیدیوں کے عظیم قواعد واصول اور حدود وقصاص کی صریح نصوص سے بھرا ہوا ہے۔پس جو گمان کرتا ہے کہ یہ صرف عبادات کا مذہب ہے وہ ان سب باتوں کا منکر ہے۔اس نے اللہ پر بڑا بہتان باندھا اور اگر کوئی گمان کرتا ہے کہ کسی انسان کو یا کسی ادارے کو خواہ وہ کوئی بھی ہو، یہ حق حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی واجب کردہ اطاعت اور اس کے احکام پر عمل کو منسوخ کر سکتا ہے، یہ بات نہ کسی مسلمان نے کہی نہ کہتا ہے جس نے یہ کہا وہ پورے اسلام سے نکل گیا اور اس کا منکر ہو گیا، اگرچہ وہ صوم وصلوٰۃ پر کاربند رہے اور یہ گمان بھی کرے کہ وہ مسلم ہے''۔(''الکتاب والسنۃ یجب ان یکونا مصدر القوانین''فی مصر۔احمد شاکر صفحہ 98 بحوالہ ''نواقض الایمان'' تالیف ڈاکٹر عبدالعزیز العبد اللطیف صفحہ 319 آج مسلم ممالک پر حکمرانی کرنے والے لادین حکمرانوں کا حکم ''خطوط عریضۃ فی منہج الجماعۃ الاسلامیۃ المقاتلۃ''میں صفحہ نمبر 94 سے 115 تک ''الحکام العلمانیون نامی'' بحث میں ملاحظہ فرمائیں.)

(9):مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنا:

جس شخص نے کفار کی مدد کی، ان کا دفاع کیا یا مسلمانوں کے خلاف ان کی جانی یا مالی مدد کی، اس بارے میں سات آسمان کے اوپر سے رب ذوالجلال کا یہ حکم ہے: ﴿یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم انہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظالمین﴾ اے مومنو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہو گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا''۔

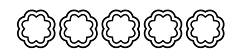
ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے تم میں سے جو کوئی دوستی کرے گا ان سے وہ انہی میں سے ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا“۔(المائدۃ)

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہو گا“ اپنے ظاہر پر ہے بایں طور پر کہ وہ جملہ کافروں میں سے ایک کافر ہے۔ یہ ایسا سچ ہے جس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں“۔(المحلیٰ- 12/33)

ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے اور اس کے فیصلے سے اچھی کوئی چیز نہیں ہو سکتی کہ جو کوئی یہود و نصاریٰ سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہو گا ”ومن یتولھم منکم فانہ منھم“ جب یہود و نصاریٰ کے دوستوں کا ان کا ایک فرد ہونا قرآن کی نص سے ثابت ہو گیا تو ان کا حکم بھی یہود و نصاریٰ والا ہو گا“۔(احکام اہل الذمۃ- 1/67)

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کو نواقض اسلام میں شمار کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں: ”اسلام کا آٹھواں ناقض مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی معاونت کرنا ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: ﴿ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظالمین﴾(المائدۃ) (مجموعۃ التوحید- 39)



تیسری بحث

قذافی کے ارتداد کے چند نمونے

اللہ کے خلاف قذافی کی جسارت:

قذافی رب العالمین کے بارے میں یوں گفتگو کرتا ہے جیسے وہ کسی سیاسی حزب اختلاف یا کسی حکمران کے بارے میں بول رہا ہو، وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب ظلم کی نسبت کرتا ہے حالانکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے تمہارے درمیان اسے میں نے حرام کر دیا ہے پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

. اللہ اس کی باچھیں پھاڑ دے.......... قذافی 9 اگست 1995ء کو طرابلس میں "تیسری عالمی نظریئے" کے سیاسی سربراہوں سے اپنی گفتگو میں کہتا ہے: "یقیناً انقلاب کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ سفید ہی ہو انقلاب اپنے دشمنوں کے خلاف سرخ بھی ہو سکتا ہے۔ مخالفت ضرور کچلی جانی چاہیئے میں نے آپ سے کہہ دیا کہ تمام مذاہب نے اپنے مخالفوں کو کچلا ہے اللہ بھی اپنے مخالفوں کو کچلتا ہے وہی اللہ جو ان کا خالق ہے۔ ہر ایک اپنے مخالف کو کچلتا ہے"۔ اللہ تعالیٰ اس زندیق کے قول سے بہت بلند ہے۔

قذافی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور برابر ٹھہراتا ہے اور حقارت سے کہتا ہے کہ.......... میں بھی تمہیں اسی طرح چیلنج کرتا ہوں جس طرح اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان لوگوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا جو کہتے تھے خدا نہیں ہے اچھا ایک مچھر بنا لاؤ......... ہمارے لئے ایک پیپسی (Pepsi) بنالاؤ میرا چیلنج ہے تم کو"۔ (ذکری جلاء الطلیان۔ اطالویوں کی جلاوطنی کی سالگرہ مؤرخہ 7 اکتوبر 1989ء)

وہ انسانوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موازنہ کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور تاکید کرتا ہے کہ انسان اللہ کی طرح ہے اور یہ کہ عوام کے لئے زمین پر ایک اللہ کا ہونا ضروری ہے" انسان اللہ کی طرح ہیں.......... اللہ آسمان میں ہے اور انسان زمین پر، اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں اگر اس کے ساتھ کوئی شریک ہوتا تو کہتا کہ "وہ صاحب عرش کی جانب راستہ بنا لیتے" اگر اس کے ساتھ بہت

سے اللہ ہوتے تو ایک کہتا میں بھی وہی معبود بنناچاہتاہوں جو عرش پر باقی رہے اور دوسرے اس کے خلاف انقلاب برپا کرنے کی کوشش کرتے.........زمین پر انسانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے سرزمین پر خدا بن کر بیٹھیں۔(ذکری جلاء الطلیان اطالیوں کی جلاوطنی کی سالگرہ مؤرخہ 7اکتوبر1989ء)

27دسمبر1990ء کو وہ اپنی یہ زندیقی ایک اور خطاب میں دھراتے ہوئے کہتاہے کہ ’’انسان(عوام)ہی زمین پر آقا ہے وہ جو چاہے زمین پر نافذ کرے۔اللہ آسمان میں ہے ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں‘‘۔

قذافی نے جو کچھ کہاہے حقیقت میں بھی من وعن اس کو ثابت کرنے کے لئے کوشاں ہے کیوں کہ وہ بار بار تاکید کرتا ہے کہ دین کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں اس لئے عوام کسی بھی شریعت یا دین کی پابندی قبول کرنے کی بجائے اپنی زندگی اس کے ارادوں کے مطابق گذاریں۔

اس لئے قذافی لادین اتاترک پر ترس کھاتاہے دین کو حکومت سے جدا کرنے کے بارے میں اس کے موقف کا دفاع کرتا ہے(حالانکہ اسی اتاترک نے اسلام کو سرکاری امور سے دور اور ترکی کے مسلمان معاشرے کو فرنگی بنانے میں حصہ لیا)تو کوئی اچھنبے کی بات نہیں.چنانچہ کہتاہے ’’اتاترک مظلوم ہے............میں تاریخ سے یہ کہتاہوں کیونکہ انہی سادہ لوح،جاہل اور متعصب لوگوں نے اسے کفر پر مجبور کردیا(قذافی کا اشارہ ان علماہ کی جانب ہے جنہوں نے دین ودنیا کی علیحدگی کے مسئلے میں اتاترک کی کوششوں کی مخالفت کی)............ان پر لازم تھا کہ وہ کہتے ’’ہاں‘اور مسلمان رہتے............لیکن انہوں نے کہا ’’نہیں‘‘............حرام ہے۔تم سے کس نے کہاہے؟اپنے سر باندھ لئے اور کہا حرام ہے............کیادین کو حکومت سے جدا کرکے مسلمان رہنے کا فتویٰ بالکل نہیں دیا جاسکتا؟............اس سے کہا کوئی فتویٰ نہیں‘‘۔(3جولائی کو بعض حفاظ کرام سے گفتگو)

قذافی شریعت اور دین اسلام کو مسلمانوں کی زندگی سے دور کرنے پر زور دیتے ہوئے معاشرے میں جمعہ کے خطبے کے کردار کا تعین کرتے ہوئے کہتاہے ’’جمعے کے خطبے میں اصل بات یہ ہے کہ لوگ دنیا کے جتن اور مشکلات مسجد کے باہر چھوڑ کر تھوڑے سے وقفے کے لئے نماز پڑھنے مسجد میں آتے ہیں۔اس وقت لوگ موت وحیات............جنت ودوزخ............حشر،حساب اور

سزا وجزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے ہیں.........زندگی کی مشکلات کے بارے میں گفت وشنید لازما مسجد کے باہر ہونے چاہئے"۔(جادو شہر میں 11 جولائی 1980ء کا خطبہ جمعہ۔)

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طاغوت قذافی مسجد کا کردار صرف یہی سمجھتا ہے کہ اس میں بہشت دوزخ اور موت کی یاد ہو اس کے خیال میں مسلمانوں کے وہ امور جن کا تعلق ان کی زندگی یا دنیا سے ہے مسجد کا ان سے کوئی تعلق نہیں یہی لادینیت (الحاد) (Secularism) کی حقیقت ہے لیکن دوسری جانب وہ اپنے لئے سب سے بڑے مسجد اور دنیا میں اللہ کے پہلے گھر مسجد حرام میں جس طرح چاہے سیاسی گفتگو کی اجازت دیتا ہے جہاں وہ طواف کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا.........لا الہ اللہ مبارک عدو اللہ!!(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں مبارک اللہ کا دشمن ہے)

ہمارے پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قذافی لعنۃ اللہ علیہ کا موقف

قذافی کو رسول اللہ ﷺ کے تذکرے سے بے پناہ غصہ آتا ہے۔اس لئے اگر اس نے سب کے سامنے سنت نبویہ کا انکار اور اس کے معطل کر دینے اور احادیث کے مجموعوں کو "زرد کتابوں کو جلاؤ" کے عنوان کے تحت سنت کو جلانے اور اسلام کے دوسرے اہل سنت میں مسلسل اور دائمی تشکیک کا اعلان کرتا ہے تو کوئی عجیب بات نہیں۔رسول اللہ ﷺ کے بغض کی سب سے واضح مثال شاید ہجر تقویم کو معطل کرنا ہے۔چنانچہ ہجرت کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تقویم کا آغاز کیا قذافی نے اپنے اس کرتوت کی دلیل پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "بہت سے تاریخی واقعات ایسے ہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہجرت سے زیادہ اہم ہیں. انہی واقعات میں سے رسول اللہ ﷺ کی وفات بھی ہے آپ کی وفات عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی طرح ہے۔لازم تھا کہ جب ہم نے تاریخ شروع کی تھی ان واقعات سے شروع کرتے۔زیادہ اچھی بات یہ تھی کہ تاریخ کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی وفات سے کرتے اہم واقعات میں سے آپ کی وفات بھی ہے تاکہ ہم تاریخ میں اس کو درج کر سکیں یا بشریت کے لئے ایسی تقویم بناتے کہ لاکھوں سال بعد آنے والی نسلوں کو بتا سکتے کہ ایک رسول تھے جو خاتم النبیین تھے، فلاں وقت آپ کی وفات ہوئی۔یا یہ کہ ان کی وفات کو اتنے سال یا اتنی صدیاں بیت گئی ہیں"۔(خطب واحادیث القائد الدینیہ۔ قائد قذافی کے دینی خطبات:290)

قذافی کہتا ہے"۔ تو عمر بن خطاب جنھوں نے فرمایا کہ اس سال کو ہجری سال کہا جائے گا یہ ان کی رائے ہے لیکن ہماری رائے ....ہم سمجھتے ہیں............ ہم یہ کہنے کی قدرت رکھتے ہیں کہ ہجرت اس قدر اہمیت نہیں رکھتی۔ اس سے بھی اہم واقعہ فتح مکہ ہے اور اس بھی اہم رسول اللہ کی وفات ہے"۔(خطب واحادیث القائد الدینیہ) قائد قذافی لعنۃ اللہ علیہ کے دینی خطبات- 201-300)

میرے مسلمان بھائیو! ذرا دیکھو تو رسول اللہ ﷺ کی وفات عیسیu ی ولادت کے معجزے کی طرح کب معجزہ ہو سکتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات پر شاداں اور فرحاں ہونے والا اور آپ کی وفات کو ایک نئی تقویم کی ابتداء قرار دینے والا سوائے اور کون ہو سکتا ہے جس کے دل میں اس امت کا بغض و کینہ بھرا ہوا ہو، جو اپنے رسول ﷺ کے چلے جانے پر غمگین ہے وہی پیغمبر جو صحیح حدیث میں فرماتے ہیں:"اے لوگو! جس کسی مسلمان پر کوئی مصیبت آجائے تو میرے سبب اس کو پہنچنے والے غم سے اس غم میں تسلی حاصل کرے جو کسی اور کے سبب اس کو پہنچے۔ کیوں میری امت میں سے کسی کو بھی کبھی بھی اس غم سے بڑا غم نہیں پہنچے گا جتنا شدید میرا غم ہے"۔(ابن ماجہ صحیح الجامع- 7879 (35)، صحیح مسلم)

ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دیکھیئے جب وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پر ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو روتی ہیں تو وہ ان سے رونے کا راز پوچھتے ہیں چنانچہ جواب دیتی ہیں" رسول اللہ ﷺ پر نہیں رو رہی کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ زیادہ اچھا ہے لیکن میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ تو ان دونوں کو بھی رلا دیا"۔(صحیح مسلم)

انس رضی اللہ عنہ کا قول سنئے کہ: جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ آمد کا دن ہوا تو اس کا گوشہ گوشہ روشن ہو گیا۔ اور جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دن ہوا تو ہر شئ اندھیرے میں ڈوب گئی۔ فرمایا کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے بعد ابھی ہاتھ بھی نہیں جھاڑے تھے کہ ہمیں اپنے دل بدلے ہوئے محسوس ہونے لگے"۔(امام احمد اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو نقل کیا ابن کثیر فرماتے ہیں: اس کی اسناد صحیحین کی شرط پر ہے ملاحظہ فرمایئے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 1631)

قذافی رسول اکرم ﷺ کے بارے میں کہتا ہے:

..اگر میں تم سے کہوں "رسول اللہ" تو تم سب کہو گے "ﷺ" اگر میں تم سے کہوں "اللہ" تو ایک بھی نہ بولے گا یہ بھی غلامی اور بت پرستی کی ایک قسم ہے جس میں ہم چل رہے ہیں. اس وقت بھی اگر میں ہزار بار بھی "اللہ اللہ" کہوں تو بات معمول کے مطابق گذر جائے گی اور جب ہم کہتے ہیں "رسول اللہ" تو سب کہتے ہیں "ﷺ" گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اللہ سے زیادہ رسول اللہ سے ڈرتے ہیں۔ یا یہ کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ، اللہ سے زیادہ ہمارے قریب ہیں۔ یہ بالکل عیسائیوں کی طرح ہے جنہوں نے کہا تھا عیسیٰ اللہ سے زیادہ ہمارے قریب ہیں.......... قرآن کریم میں ایسی کوئی نص وارد نہیں ہوئی جس میں ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ تم میری ہر ہر بات کی پیروی کرو اگر ایسا ہے تو وہ سارا کلام کہا ہے؟ جو بعثت سے قبل آپ نے چالیس سال تک کیا؟ خصوصاً جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ آپ بعثت سے قبل بھی بولتے تھے.......... اگر کوئی ایسی نص ہوتی جس میں یہ ہوتا کہ میری حدیث کی پیروی کرو تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ حدیث قرآن کا بدل ہے لیکن آپ بار بار صرف قرآن سے تمسک کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اگر آپ نے حدیث کی تقدیس کی ہوتی اور قرآن کی طرح اسے اہمیت دی ہوتی تو کوئی دوسری کتاب بنالیتے جو قرآن کی جگہ لیتی"۔ (خطاب مسجد مولای "محمد طرابلس" مناسبت میلاد النبی مورخہ 19/2/1978ء)

قذافی قرآن کریم کی صریح آیات، سنت اور رسول اللہ ﷺ سے لیکر آج تک تمام مسلمانوں کے اجماع کی مخالفت کرتے ہوئے آپ ﷺ کی دعوت کے عموم سے انکار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "عربوں کا جسم عرب قومیت اور ان کی روح اسلام ہے۔ کیونکہ محمد صرف عربوں کی جانب بھیجے گئے تھے!! قرآن عربون کی خاطر اترا۔ عربی زبان صرف عربوں کی جانب۔ جس کسی غیر عرب نے اسلام قبول کیا۔ در حقیقت وہ رضاکار ہے۔ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے لیکن وہ مطلوب نہیں ہے"۔ (لبنانی یونیورسٹیوں کے اساتذہ سے ملاقات مورخہ 1982ء/2/9)

مزید کہتا ہے کہ: جب رسول اللہ کے صحابہ شہری حکمراں بن گئے تو انہیں روندا گیا عثمان ایک صدر جمہوریہ یا بادشاہ کی حیثیت سے مارا گیا۔ عمر اپنی عدالت کے سبب امیر بن گیا اور اہل فارس وروم کی تقلید کی۔ علی سے مسلمانوں نے جنگیں کی ان پر ان کے قریب ترین ساتھیوں اور پیروکاروں میں پھوٹ پڑگئی.......... کیوں؟ اس لئے کہ اسے حکمرانی کا لالچ ہوا اور صدر جمہوریہ بننے کی ٹھان لی۔ اگر محمد ﷺ بھی صدر جمہوریہ بن جاتے تو لوگ ان سے بھی علیحدہ ہو جاتے"۔ (اللہ کی لعنت ہو قذافی مردود پر)۔ (لجنة الامانة العامة المؤقتة للقيادة الشيعة الاسلامية العالمية کا اجتماع بتاریخ 1989ء/12/19)

قذافی اور قرآن کریم:

قذافی وہ پہلا شخص ہے جس نے قرآن کریم کی تحریف اور قرآن کریم سے لفظ "قل" کو اس دلیل سے حذف کرنے کی جسارت کی کہ خطاب تو رسول اللہ ﷺ کو تھا جبکہ آپ تو اپنے رب کی جور رحمت میں پہنچ چکے ہیں۔اس لئے لفظ "قل" (کہدو) کوئی ضرورت باقی نہیں رہی بلکہ قاری قرآن یوں شروع کرے گا"هو الله احد" اعوذ برب الفلق" اور"اعوذ برب الفلق"،ہم پہلے علماء اور فقہائ کا اجماع نقل کر چکے ہیں کہ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت میں تحریف کرے یا اس کے ایک حرف کا بھی انکار کرے وہ مرتد اور ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔

قذافی قرآن کریم بہشت ودوزخ اور قیامت کے تذکروں میں محصور سمجھتا ہے اور یہ بھی کہ قرآن کا لوگوں کے حالات اور معاملات میں فیصلوں میں کوئی تعلق نہیں چنانچہ وہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کا بہت تھوڑا سا حصہ ایسا ہے جسے ہم اس وقت اپنے معاشرے میں نافذ کرسکتے ہیں،اس کے علاوہ دوسری چیزیں ہیں جن میں اکثر کا تعلق قیامت سے ہے جیسے اللہ پر ایمان، حساب، کتاب اور عذاب پر ایمان اور فرشتوں اور پیغمبروں پر ایمان الی اخرہ"۔ مزید کہتا ہے میں قرآن کے علاوہ کسی کتاب کو نہیں جانتا جبکہ ہم قرآن کے بارے میں معاشرے کے قانون کی حیثت سے بات کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اس کی ورق گرانی کریں تو معلوم ہو گا کہ وہ ان مشکلات کے بارے میں کچھ نہیں کہتا جن سے ہم معاشرے میں حکومت کرتے ہیں.......... ہم بحیثیت انسان اپنے اوپر خود حکومت کرتے ہیں قرآن نے ان سب مسائل کے بارے میں کچھ نہیں کہا.......... یہاں تک دنیاوی سزائیں بھی تین یا چار ہیں، پس ایک جرم کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور ایک میں کوڑے مارنا............
قرآن کریم کا بہت تھوڑا حصہ دنیا کی زندگی سے متعلق ایسی دنیاوی چیزوں کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جن کا تعلق فقط دنیا سے ہے اور آخرت میں ان کا کوئی اثر نہیں"۔(طرابلس میں حفاظ قرآن سے گفتگو مورخہ 1976ء/7/3)

سنت نبوی کے بارے میں قذافی کا موقف:

قذافی سنت مطہرہ کے انکار، احادیث نبویہ کے خلاف جنگ اور حدیث کو جھوٹ گمان کرنے حدیث روایت کرنے والے بعض صحابہ پر طعن اور عظیم صحابی اور راوئ حدیث ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کا مذاق اڑانے میں شہرت رکھتا ہے۔ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:"وہ مسلمانوں کے لئے نبی کریم ﷺ کی حدیث کی حفاظت کرتے تھے" سنت نبویہ کے منکر کا حکم پہلے گذر چکا ہے کہ جو سنت کا انکار کرے وہ کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے۔

قذافی کہتاہے کہ:"محمد نبی ہیں ان کے پاس حدیث ہے شعر ہے اور نہ فلسفہ بلکہ ان کے پاس ایک پیغام ہے جسے وہ پہچانے کے لئے آئے اور وہ پیغام قرآن ہے.......... قرآن کیا ہے؟ اپنے گھروں کو جاؤاور اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر اس کی ورق گردانی کرو جو اس میں آیا ہے اس کی پابندی کرو پس قرآن چند اوامر اور نواہی کا نام ہے"۔(مسجد مولا محمد طرابلس میں میلادی النبی کے بارے میں خطاب 1989ء/2/19)

قذافی اپنے کفر اور زندقہ میں مزید آگے بڑھتا ہے چنانچہ وہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے تمسک اور اس پر عمل بتوں کی عبادت ترک پہنچاتا ہے ۔اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے انحراف اور شرک قرار دیتا ہے(اللہ اس کا منہ پھاڑے) کہ:"جب کوئی آکر ہم سے کہتاہے کہ ضروری ہے کہ حدیث کی بھی قرآن جیسی تعظیم کرو اور قرآن کی طرح اس پر بھی عمل کرو تو یہ شرک ہے۔شاید یہ بات عجیب لگتی ہو(لیکن)اس کا سبب یہ ہے کہ اس مرحلے میں ہم اسلام سے بہت دور کی راہ پر گامزن ہیں بتوں کی عبادت اور اس خطرناک انحراف سے دور کرنے کا سوائے صرف تمسک بالقرآن اور اللہ کی عبادت کے کوئی راستہ نہیں"۔(مسجد مولا محمد طرابلس میں میلادی النبی کے بارے میں خطاب 1989ء/2/19)

قذافی صحابہ پر زبان درازی کرتا ہے اور غیر محسوس انداز میں ان پر احادیث گھڑنے کی تہمت لگاتا ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ابولہب اور مسیلمہ کذاب جیسے بعض کفار اور مرتدین کے درمیان موازنہ بھی کرتا ہے۔چنانچہ کہتاہے:"تم ایک حدیث لے آؤ اور کہو یہ حدیث نبی نے بیان کی ہے۔ہم نہیں جان سکتے کہ یہ حدیث معاویہ نے گھڑی ہے یا بالفعل نبی نے کہی یا مسیلمہ یا سجاع اس کو گھڑ رہے ہیں یا یہ ابوسفیان یا ابولہب کی بات ہے ہم نہیں جان سکتے"کیوں کہ ہزاروں احادیث ایسی ہیں جن پر سوالیہ نشان ہے"حیرت ہے کہ ان میں سے کوئی حدیث بالفعل نبی نے کہی ہے"۔(بن غازی میں موتمر اسلامی کا افتتاحی جلسہ 1969ء/2/25)

ہم یقین سے جانتے ہیں کہ اے زندیق معمر! تو اس دین کی بنیادوں کو ڈھانے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے بارے میں مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہے ،اسی طرح ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ احادیث جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں اور جن کو ثقہ علماء اور آئمہ نے اپنی کتابوں میں نقل کیاہے۔شریعت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے

مسلمانوں پر اسے اپنانا ضروری ہے اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ بڑھے دلالۃ النص اور جس کا رسول اللہ ﷺ حکم دیں یا منع کریں یا جس کی طرف متوجہ کریں اس پر عمل کرے۔

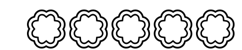
قذافی بخاری و مسلم کی روایت کردہ حدیث ”سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی جانب مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ“ کے بارے میں کہتا ہے ”یہ جھوٹ ہے. یہ حدیث نبی نے نہیں کہی یہ یزید کا قول ہے کیوں کہ وہ چاہتے تھے کہ لوگ کعبہ نہ جائیں بلکہ بیت المقدس کا حج کریں کیوں کہ وہ اس کے قبضے میں تھا“۔(بن غازی میں عرب یونیورسٹیوں کے اتحاد کے سامنے خطاب 1990ء/2/17)

اس طرح رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام پر بکتا اور سفید جھوٹ بولتا چلا گیا باوجود اس کے یہ حدیث ان دو صحیح کتابوں میں ہے جن کی صحت، عظمت اور بلند مرتبہ پر امت کا اجماع ہے مگر قذافی کے سامنے امت کے مقدسات یا اجماع کی کوئی حیثیت نہیں اس کے سنت کے انکار کی روایات بہت زیادہ اور ایسے اونچے پہاڑ ہم اس زندیق سے کفر حاصل کرنے والے بے دینوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس کے ایک لفظ سے جواب دیتے ہیں ”یہ لفظ قرآن کریم کی آیت ”وفی اموالھم حق للسائل والمحروم“ (اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک حق ہے) میں وارد ہے حق معلوم زکوٰۃ ہے اور یہ سنت کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا پس یا تو سنت کی تصدیق کرو یا اس قرآنی لفظ کی تکذیب کرو۔

قذافی اور اسلامی شریعت:

قذافی حکیم و علیم و خبیر ذات کی جانب سے نازل کردہ اسلامی شریعت کو بھی دیگر بناوٹی زمینی اور جاہلانہ قوانین کی طرح سمجھتا ہے اور شریعت اسلامیہ کا موازنہ کفار کے افکار کی گندگیوں اور ان کی ناقص عقلوں کے میل سے کرتا ہے (اللہ اس کو ہلاک کرے) چنانچہ کہتا ہے کہ:”.اسی وجہ سے اسلامی شریعت کو ایک خود ساختہ فقہی مذہب سمجھا جاتا ہے۔اس کا مرتبہ بھی رومی قانون، نولین کے قانون اور ان دیگر قوانین کی طرح ہے جن کو فرانسیسی یا اطالوی یا مسلمان علماء نے وضع کیا............ پس جو شخص رومی قانون پڑھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ علماء اسلام کے پاس بھی ایک خود ساختہ قانون ہے جو رومی قانون جیسا ہے لیکن ہم کہتے ہیں نہیں یہ دین ہے۔(1978ء/7/3 کو مسجد مولای محمد طرابلس میں حفاظ قرآن سے گفتگو۔)

قذافی جھوٹ، جعل سازی اور یہ دعویٰ کر کے کہ اسلام مختلف افکار اور ایک دوسرے سے ٹکرانے والے اجتہادات کا مجموعہ ہے اسلامی شریعت کو مسخ کرنا چاہتا ہے۔اس امت کے زندیقوں ابن سینا اور فارابی جیسے لوگوں کو غزالی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگوں سے ملانا نہیں بھولتا جنہوں نے اچھے عمل کو برے عمل سے ملایا۔اس بنیاد پر کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلامی شریعت وضع کی۔چنانچہ کہتا ہے ''جس چیز کو اسلامی شریعت کہا جاتا ہے وہ چند خود ساختہ کتابوں،اجتہادات اور غزالی،ابن سینا،فارابی،اخوان الصفا اور معتزلہ جیسے بعض لوگوں کی تالیفات کا نام ہے ان میں سے ہر ایک نے تالیف کی اور سب نے یونانی علوم سے لیا''۔(طرابلس میں ''مرکز التربیۃ العقائدیۃ'' کے ہال میں یورنیورسٹیوں اور کالجوں کی انقلابی کمیٹیوں کے دوسرے اجتماع سے خطاب بتاریخ 30/3/1991ء)



قذافی اور اسلامی مذاہب......

قذافی چار اماموں ابو حنیفہ مالک شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کی جانب منسوب اسلامی مذاہب کو جن کی اتباع دنیا کے ہر حصے میں مسلمانوں کی غالب اکثریت کرتی ہے کفر سمجھتا ہے۔اس کا خیال ہے کہ یہ مذاہب یہود و نصاریٰ سے لئے گئے ہیں چنانچہ اس کا کہنا ہے کہ ''ضروری ہے کہ اسلام میں مذاہب کا وجود نہ ہو مسلمانوں نے یہ مذاہب یہود اور نصاریٰ سے لئے ہیں۔مسلمانوں نے ان کی تقلید کی ہے۔ابتدائے اسلام میں یہود و نصاریٰ نے اسلام میں داخل ہو کر یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور ان میں پارٹیاں اور گروہ اور مکاتب فکر بنانے کی کوشش کی تاکہ وہ دین اسلام کو تباہ کر سکیں''۔(12/7/1980ء کو جادو شہر میں خطبہ جمعہ۔)

مزید کہتا ہے 'یہی درویشی اور سیاسی بت پرستی دین کا جلاتی ہے۔ضروری ہے کہ دین دوبارہ بالکل ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ اتارا گیا تھا۔یعنی دین بغیر مذہب کے ہم اہل سنت کو جانتے ہیں نہ شیعہ کو اور نہ مالکی اور اباضی کو۔یہ سب خرافات نبی کے بعد کی ہیں۔نبی کا ان سے کوئی تعلق نہیں.اللہ نے محمد کے ذریعے تیرے لئے قرآن اتارا ہے اور اگر تو ایمان رکھتا ہے کہ محمد نبی ہیں اور یہ کہ قرآن من جانب اللہ ہے اور صرف اس میں موجود کلام کو منطبق کرتا ہے(تو)اللہ کے سامنے صاف ستھرا ہو کر چلا جائے گا۔یہ مذاہب کفر ہیں۔قرآن میں ایسی آیات موجود ہیں جو اس گروہ بندی جماعت سازی اور اسلام میں افتراق کو کفر ٹھراتی

ہیں.......... کوئی آکر تمہیں غافل پاکر یہ نہ کہے کہ تو مالکی ہے اور تو شافعی ہے۔اس سے کہو کیا یہ قرآن میں ہے؟جب یہ قرآن میں موجود نہیں تو ہم نہ تو اس کی اتباع کرتے ہیں اور نہ یہ بات ہماری سمجھ میں آتی ہے"۔(1982ء/3/18 کو الخمس میں طلبہ کی انقلابی کمیٹیوں سے گفتگو۔)

قذافی اور دعوائے نبوت......

قذافی اپنے سامعین اور ناظرین کو یہ یاد دلانے سے کبھی نہیں تھکتا کہ اس نے ایسے خرق عادت کام انجام دیئے ہیں، جن سے انسان عاجز ہیں اور یہ انبیاء کی صفت ہے اطالوی صحافی (عورت)"میریلا بیانکو" سے اپنی ملاقات میں نبوت کا اعتراف کر چکا ہے صحافی نے سوال کیا"اے اللہ کے رسول.......... کیا آپ بکریاں چراتے تھے؟"تو لیبیا کے نئے مسیلمہ کا جواب تھا جی ہاں! کوئی نبی ایسا نہیں نہ تھا جس نے یہ کام نہ کیا ہو۔(میریلا، یانکو کی کتاب"القذافی رسول الصحراء"241)

مدعی نبوت کا حکم پہلے گزر چکا ہے کہ وہ کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ اسلام میں یہ بات بدیہی ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اور رسول اکرم ﷺ اپنی سنت متواترہ میں بتلا چکے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپ کے بعد جو بھی اس مقام کا دعویٰ کرے وہ پرلے درجے کا جھوٹا، گمراہ اور گمراہ کنندہ ہوگا"۔(تفسیر ابن کثیر 3/502)

قذافی تاکیداً کہتا ہے کہ اس سے اس کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا(چنانچہ کہتا ہے)"میں کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔جس نے انقلاب برپا کیا ہے وہ معین نہیں ہے تم نے اسے انقلاب لانے کا نہیں کہا تھا۔اس نے خود انقلاب برپا کیا اپنے آپ کو قربان کیا۔اور اکیلے اس ذمہ داری قبول کی۔یہ اس کے اپنے ضمیر کے سامنے جواب دہی ہے۔وہ کسی اور کے سامنے جواب دہ نہیں۔اللہ تعالیٰ کا خالق ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا۔وہ ہمارے اوپر طوفان اور غیر موسمی ہوائیں لایا۔قیامت قائم کی اور ساری دنیا کو بھک سے اڑا دیا۔اس کا احتساب کون کرے گا؟اس سے کون پوچھے گا؟.......... اس وقت ایسا کوئی نہیں جس کو معین کر کے یہ حکم دیا ہو کہ اب تم اللہ ہو جو چاہو کرو۔ صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق اور پیدا کرنے والا ہے۔کسی بھی چیز سے

کہتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رحمن ورحیم ہے آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے۔ دوسری جانب ہم ہیں جنہوں نے انقلاب برپا کیا۔ ہم اپنے ضمیروں کے سامنے جواب دہ ہیں"۔(سابقہ "جی الا کواخ' طرابلس میں عمومی عوامی کانگریس سے خطاب بتاریخ 1990ء/1/27)

قذافی جیسے لوگوں کا حال بیان کرتے ہوئے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا کہ:"جھوٹوں کذابوں میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا مگر اس پر جہالت، جھوٹ، فسق اور شیطان کے گمراہ کرنے کے ایسے اثرات ظاہر ہوئے جو ادنیٰ سی فہم وفراست رکھنے والے پر ظاہر ہو جاتے ہیں"۔(شرح العقیدۃ الاصفہانیہ صفحہ 89 بحوالہ:"نواقض الایمان القولیۃ والعملیۃ ڈاکٹر عبد العزیز العبد اللطیف- 185)

قذافی اور کافرانہ قانون:

قذافی نے اپنی حکومت کی بنیاد اشتراکیت اور کمیونزم پر رکھی ہے اس لئے اس نے دین کے خلاف محاذ ایسا سرگرم کیا جو ہر خاص وعام کو معلوم ہے۔ اور اللہ کی شریعت کو عدلیہ اور انتظامیہ سے بالکل الگ کر کے اس کی جگہ اپنا جاھلی نظریہ اور "الکتاب الاخضر"(ہری کتاب) کو نافذ کیا۔

قرآن معاشرے کا قانون ہے "جیسے جھوٹے اور چمکیلے نعرے لگانے اور "جمیعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیۃ"، جیسی بعض تنظیمیں اور ادارے قائم کرنے کے باوجود جنہوں نے قذافی کو طمع سازی کر کے یگانہ مسلمان قائد کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور جو ملک کے اندر اور باہر اس کے بہت سے دوزخی منصوبوں کو روبہ عمل میں لانے میں اس کا دست راست ثابت ہوئی ہیں۔ ان سب کے باوجود حقیقت یہ کہ لیبیا میں جو قانون نافذ ہے وہ صرف اور صرف معمر قذافی کا قانون ہے کیونکہ خود ساختہ جاھلی قوانین کو 1973ء میں کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔ اس وقت ست آج تک ملک کو اس طاغوت کی خواہشات اور اچھل کود کو ادھر سے ادھر سپھینک رہی ہیں۔ کیونکہ صرف وہی ملک پر حکومت کر رہا ہے اور اس کے تمام داخلی وخارجی معاملات اس کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ مکمل طور پر چپو چلا رہا ہے۔

''الشريعة الثورية''(انقلابی قانون سازی)کے تحت قذافی نے اپنے تمام منصوبوں اور پروگراموں کو جاری کیا اور آہن وآتش سے ملک کا نظم ونسق چلایا۔''مؤتمر الشعب العام (عوامی عمومی کانفرنس)کی جانب سے مارچ1990ء میں جاری کئے گئے''الشریعۃ الثوریۃ''(انقلابی قانون سازی)کی دستاویز میں اس بات کی صراحت ہے کہ قذافی کی جانب سے جاری کی جانے والی ہدایات لازم التنفیذ ہیں!!''انقلابی قانون سازی'' کی بنیاد انقلاب کے قدرتی قانون پر ہے۔اس لئے یہ (انقلابی قانون سازی)ایک ناقابل نقض وناقبل سلب مطلوبہ حق ہے!!!

قذافی کہتا ہے کہ:مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں کہ تم اختیارات میرے سپرد کروکیوں کہ انقلابی قانون سازی کی بدولت سارے اختیارات میرے پاس ہیں جو میں نے قوت کے بل بوتے پر پرانے زمانے میں شہزادوں،وزیروں اور بادشاہوں سے چھینے ہیں،ہم ان کرسیوں پر بیٹھے اور احکامات جاری کرنے شروع کردیئے اس لمحے سے سارے اختیارات انقلابیوں کی طرف منتقل ہوچکے۔جس جگہ میں موجود ہوں یہاں تک میں اپنی طاقت کے بل بوتے پر پہنچا ہوں۔مجھ سے یہ سارے اختیارات طاقت کے استعمال کے بغیر کوئی نہیں لے سکتا۔میں''انقلابی قانون سازی'' کے حکم کے بموجب کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔کیونکہ جب کسی نے مجھے اختیارات دیئے ہی نہیں تو وہ میرا احتساب کس بات پر کرے گا؟میرے پاس'' انقلابی قانون سازی'' ہے اور یہ صرف ضمیر کے سامنے جوابدہ ہے''۔

قذافی نے ہر اس شخص سے جنگ کی جس نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کو حاکم بنانے کا مطالبہ کیا اور بہت سے مشائخ،علماء ارت مسلمان نوجوانوں کو قتل کیا اور جیلوں میں ڈالا۔اور بغیر کسی نرمی کے ہر اس شخص کے خلاف جنگ کا آغاز کردیا جس نے مطالبہ کیا کہ حاکمیت صرف اللہ کی ہو قذافی یا کسی اور کی نہ ہو۔مسلمان خواتین کو عسکری کالجوں میں داخلے پر مجبور کیا تاکہ ان کی عصمت تار تار کی جاسکے اور ان کے فتنہ انگیز اعضاء کی مردوں کے سامنے نمائش ہو۔مسلمانوں کے مال ظلم وتعدی کرکے چھین لئے اور''قوی الثورۃ تداھم مواقع الاسقلال''(انقلابی قوانین مواضرع استحصال کو تباہ کرتے ہیں)کے نعرے کے تحت ان کی جائیدادیں ضبط کرلیں اوباشوں اور چرواہوں کے لئے''البیت لساکنہ''(گھر رہنے والے کے لئے)کے نعرے کے تحت مسلمانوں کے گھروں پر قبضے کو جائز قرار دے دیا۔(حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے والے کا حکم پہلے گزر چکا ہے کہ وہ بالاتفاق کافر اور مرتد ہے)لیبیا کے مسلمانوں پر اپنی کتاب''الکتاب الاخضر''(سبز کتاب)کو لازم قرار دیا۔اس کتاب کو''دور جدید کی انجیل''قرار دیتا ہے اور یہ کہ یہ کتاب عیسیٰ کی بشارت اور موسیٰ علیہما السلام کی تختیوں کی مرتبے کی کتاب ہے۔چنانچہ وہ کہتا ہے کہ:''میں گنوار اور سادہ انسان جس نے

گدھے پر سواری کی بکریاں چرائیں، ننگے پاؤں چلا، اور عمر عام اور سادہ لوگوں کے بیچ میں گزاری، اپنی تین فصلوں پر مشتمل کتاب تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں جو عیسیٰ کی انجیل، موسیٰ کی تختیوں یا پست ودا اونٹنی کے سوار خطبے کے مانند ہے جسے میں نے اپنے اس خیمے کے اندر تحریر کیا ہے جس پر میری کتاب کے مسودے کو جلانے کے لئے 170 طیاروں نے بمباری کی جو اسوقت اپنی لکھائی میں تھی۔ اس خیمے کو اس حملے کے بعد ساری دنیا جانتی ہے۔ میں نے اپنی کتاب کی ماثورات، حکمت کی باتوں اور بدیہات کو جمع کیا۔ میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا تو مجھے پتہ چلا کے بشریت کو وہ "سبز کتاب" مل گئی ہے جو سختیوں اور استحصال مکمل آزادی کی رہنما ہے۔ اس کتاب سے انسانیت آزادی تک پہنچے گی اور خوش بختی حقیقت بن جائے گی۔ مجھے معلوم ہے کہ لوگوں کی غرض خوش بختی ہے اور موعودہ یا گمشدہ جنت ہی خوش بختی ہے"۔ (السجل قومی- 21)

معلومات میں اضافے کے لئے (عرض ہے) کہ "سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تین فصلوں پر مشتمل "سبز کتاب" جسے قذافی نے سرخ کتاب کی طرز پر ترتیب دیا ہے جو کمیونسٹ ماؤزے تنگ نے چین مین جاری کی تھی۔ اس کتاب میں کچھ ایسے اہم حقائق ہیں جو قذافی نے پہلی بار دریافت کئے ہیں!! چنانچہ وہ اس کی تیسری فصل میں "عورت" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے: "عورت انسان ہے اور مرد بھی انسان ہے.......... عورت اسی طرح کھاتی پیتی ہے جس طرح مرد کھاتا پیتا ہے.......... عورت بھی نفرت اور محبت کرتی ہے جس طرح مرد نفرت اور محبت کرتا ہے........ عورت مادہ اور مرد نر ہے.......... اسی وجہ سے زنانہ امراض کی ڈاکٹروں کے مطابق عورت کو ماہواری آتی ہے اور وہ ہر مہینے بیمار ہوتی ہے مرد کو حیض نہیں آتا کیوں کہ وہ نر ہے"!!!

قذافی اپنے اس نظریئے کے بارے میں جسے اس نے "تیسرا عالمی نظریہ" کا نام دے رکھا ہے کہتا ہے کہ: یہ نظریہ ہمارے لئے دین بنائے گا، اخلاق بنائے گا اور ایسے نئے تعلقات بنائے گا جن پر ہم چلیں گے"۔ (یورپ اور عرب ممالک کے نوجوانوں کی تنظیموں کے بین الاقوامی کانگریس کے غیر معمولی دورہ کی افتتاحی مجلس سے خطاب، مورخہ 1978ء/5/14۔)

قذافی اقرار کرتا ہے کہ اس کہ " سبز کتاب" دینی یا اخلاقی کتاب نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے: "جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ایک دینی کتاب ہے تو آپ کو حق پہنچتا ہے کہ اس کتاب اور دین کے درمیان موازنہ کریں یہاں تک آپ یہ کہدیں کہ یہ کتاب دینی کتاب نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ قرآن کی مخالفت کرتی ہے۔ لیکن ایک کتاب ہے جو بازار پیداوار اور حساب کے اصولوں کے بارے میں نئی آراء پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا قرآن کے ساتھ موازنہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ اس کے اور قرآن کے درمیان کوئی

تعلق نہیں. میں نے تو یہ یقینا کہا ہے کہ ”سبز کتاب“ سیاسی اور معاشی مشکل کو حل کرتی ہے (لیکن) یہ نہیں کہا کہ یہ ایک دینی کتاب ہے تا کہ ہم اس کے اور قرآن کے درمیان موازنہ کریں، کیونکہ جب یہ موازنہ ہوگا تو اس سے ہم قرآن کو ضرر پہنچائیں گے“۔ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ قرآن کو ضرر کیسے پہنچائے گا۔ ہاں اگر وہ اپنی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اعلیٰ وارفع سمجھتا ہے تو ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہیں۔ لیکن معاملہ شاعر کے اس شعر جیسا ہے

کناطح صخرة یوماً لیوهنها

فلم یضرها وأوهی قرنه الوعل

”وہ اس بکرے کی طرح ہے جس نے ایک روز چٹان کو کمزور کرنے کے لئے سینگ مارے

پس چٹان کو تو کوئی نقصان نہ پہنچا مگر جنگلی بکرے نے اپنے سینگ کمزور کر لئے“۔

قذافی ”سبز کتاب“ کو دین کے خلاف کہنے والوں کو دھمکاتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ: وہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو اتاترک نے ان مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا جنہوں نے دین اور حکومت کو الگ کرنے کے نظریے کے سبب اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور یہ کہ وہ اشتراکیت کو نافذ کر دے گا۔ چنانچہ کہتا ہے: ”اب کوئی آدمی اگر مجھ سے کہے گا کہ ”سبز کتاب“ دین کے کے خلاف ہے تو میں وہی معاملہ کروں گا جو اتاترک نے کیا تھا میں غضبناک ہوں گا اور تجھ سے کہوں گا لو ”سبز کتاب“ کو پھاڑ کر بھاڑ میں جھونک دو اور ”سرخ کتاب“ لے آؤ تا کہ میں پورے مارکسزم کو نافذ کر دوں“۔(: مسجد مولای محمد طرابلس میں حفاظ قرآن سے گفتگو بتاریخ 1978ء/10/13)

قذافی ”حركة اللجان الثورية“ (انقلابی کمیٹیوں کی تنظیم) کو جسے اس نے لیبیا میں آھن و آتش کی سیاست سے اپنی حکومت مضبوط کرنے اور مسلمانوں نے دلوں میں رعب و دبدبہ بٹھانے کے لئے تشکیل دیا ہے اس کافر فرقے کو اس زمانے کا نبی سمجھتا ہے. چنانچہ اس کا کہنا ہے کہ: انقلابی کمیٹیوں تنظیم اس، اس عوامی دور کی نبی ہے۔ وہ بالفعل نبی ہے۔ سلطانی جمہور کے عہد کی نبی انقلابی کمیٹیوں کی تنظیم ہے لیکن مشکل ہے کہ لوگ اس کی تصدیق کریں“۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ﴿ومن اظلم ممن افترى على الله كذباً او قال أوحي الى ولم يوح اليه شئ ومن قال س أنزل مثل ما أنزل الله ولوترى اذ الظالمون فى غمرات الموت والملئكة باسطوا أيديهم أخرجوا أنفسكم اليوم تجزون عذاب الهون بما

كنتم تقولون علی اللہ غیر الحق و کنتم عن آیاتہ تستکبرون﴾ ”اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں آئی۔ اور اس سے جو کہے کہ میں بھی نازل کروں گا اس کے مثل جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ اگر تو دیکھے ظالموں کو جب وہ جان کنی میں ہوں اور جب فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی روحیں۔ آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا ذلت آمیز عذاب سے سبب اس کے جو تم کہتے تھے اللہ پر سوائے حق کے، اور تم تکبر کرتے تھے اس کی آیتوں سے“۔(الانعام:53)

قذافی اور دشمنان اللہ کی مدد......

قذافی کے زمانے میں لیبیا دنیا کی تخریب کار تنظیموں کی پناہ گاہ بن گیا ہے۔ ان تنظیموں کو قذافی کی جانب سے حوصلہ افزائی اور ہر قسم کی مدد ملی۔ ”سیاہ انقلاب کے ایک رکن عبد السلام جلود کا بیان ہے کہ: ”جماہیریہ“ (لیبیا) اپنی سالانہ آمدن کا 22٪ آزادی کے لئے اور امپیریلزم و صیہونزم سے برسرپیکار تنظیموں پر خرچ کرتی ہے!!

جنوبی سوڈان میں عیسائی لیڈر جون قرنق کے ظہور کی ذمہ داری بھی قذافی پر ہے کیونکہ اس نے اس قدر پیسہ اور اسلحہ فراہم کیا کہ اب وہ ایک غیر معمولی قوت بن گیا ہے۔ قذافی نے ہی ”منتظمۃ الجیش الجمھوری“ ”منتظمۃ بادر مینھوف“ اور ”الألویۃ الحمراء“ کی مدد کی یہی وہ شخص ہے جس نے افغانستان پر روس کے قبضے کے وقت ان مسلمانوں کے خلاف روس کا ساتھ دیا جو اپنی عزت کی خاطر لڑ رہے تھے اور اپنے دین کا دفاع کر رہے تھے............یہی وہ شخص ہے............وہی............ جس نے بلقان میں مسلمانوں اور سربوں کے درمیان ہونے والی جنگ میں سربوں کی تیل اور پیٹرول کی ساری ضرورتیں پوری کیں، وہی پیٹرول جو گولی بن کر مسلمانوں کے سینوں کو چھلنی کرتا تھا اور گولے بن کر ان کے شہروں اور دیہاتوں کو مٹی میں ملا دیتا تھا۔

قذافی نے بڑے خوفناک انداز میں لیبیا کے مسلمان عوام کی دولت کو ضائع کیا۔ اس کے لئے ایک مثال کا تذکر کافی ہے کہ 9181ء میں لیبیا کے تیل کی آمدنی 25 بلین ڈالر تھی قذافی نے یہ رقم ہر قسم کی مجرمانہ کاروائیاں کرنے والی تنظیموں اور صنعتی دریا جیسے ناکام منصوبوں پر خرچ کی جس پر اب تک 25 ملین ڈالر سے زیادہ لاگت آچکی ہے۔ رہی مسلمان عوام، تو اس ملیہم رہنما کے ہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں!! (اس کی بلا سے) وہ جہنم میں جائے۔ اس جیسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿تری کثیرا منهم یتولون کفروا البئس ماقدمت لهم انفسهم ان سخط الله علیهم وفی العذاب هم خالدون ولو کانوا یؤمنون بما انزل الیه مااتخذوهم اولیاء ولکن کثیر منهم فاسقون﴾

''ان میں سے بہت سوں کو تو دیکھے گا وہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بہت برا ہے جو آگے بھیجا ان کے لئے ان کے نفسوں نے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہو گیا اور عذاب میں وہ سدا رہیں گے۔ اگر وہ ایمان لائے ہوتے (اللہ پر) اس کے نبی پر اور نبی پر اتاری جانے والی وحی پر تو ان کافروں سے دوستی نہ کرتے۔ لیکن اکثر ان میں سے فاسق ہیں''۔ (المائدۃ: 81-80)

قذافی اور لیبیا کی اسلامی تحریکیں......

قذافی نے اسلامی تحریکوں کے خلاف ایک سفاکانہ جنگ کا آغاز کر دیا اور اس میں ایسی مدح سرائی کی جس کی حقیقت سے دوری کو وہ خود بھی خوب سمجھتا ہے۔ لیکن (اس کے ذریعے) وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ راستے سے ہٹانے کے لئے جعل سازی اور غلط پروپیگنڈے سے کام لے رہا ہے۔ جو شخص قذافی کے بیانات اور خصوصاً گذشتہ چند سالوں کے بیانات پر غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ان کا رخ لیبیا میں اسلامی بیداری کی جانب ہے۔ جس کے بارے میں وہ محسوس کر رہا ہے کہ یہ بیداری اس کی پہلی دشمن ہے جو اس کی حکومت اور سلطنت کے لئے خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے اس نے اپنی تقریروں ریڈیو اور ٹی وی پر مسلسل خطابوں اور اخبارات کے ذریعے اپنے مخالفین کے خون بہانے کو جائز قرار دینے کے لئے ایک جراءت مندانہ قدم اٹھانے اور اسلامی بیداری کے خلاف جنگ کے لئے ''زندقہ کا قانون'' کے نام سے ایک قانون جاری کیا۔ خصوصاً جب اسے پتہ چلا کہ لیبیا کے مسلم نوجوان اس کو کافر کہتے ہیں تو غصہ سے پاگل ہو گیا اور ٹی وی پر بکری کی طرح میں میں کرتا، کف اڑاتا، دھمکیاں دیتا اور اپنے کفر کا انکار کرتا نمودار ہوا (خصوصاً جب وہ اپنی تعبیر کے مطابق اماموں کا امام بن چکا ہے) اور کہنے لگا: ''پھر انہوں نے مجھی مجھ ہی کو کافر قرار دیا۔ کہا واللہ قذافی کافر ہے.............. ہم برادر! مسجدوں کے اماموں کو نماز پڑھاتے ہیں. افریقہ میں لاکھوں لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اور لیبیا میں ہزاروں کو. میرے پیچھے ملکوں کے صدور نماز ادا کرتے ہیں. میں اپنے لئے اس بات پر راضی نہیں کہ کوئی مجھے کافر کہے جبکہ میں لوگوں کا امام ہو............ میں اماموں کے اماموں کا امام ہو گیا اور ان کو نماز پڑھائی۔ (1989ء/10/7 کو طرابلس میں ''عمومی کانگریس کے ہنگامی اجلاس سے خطاب۔)

اس بات پر اجماع پہلے گزر چکا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے خون کو مباح سمجھے وہ کافر ہو چکا، تو اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو موحدین کے تعاقب، ان کے قتل اور رمضان میں افطار کے وقت قتل کے احکام کی تنفیذ کے لئے قانون سازی کرتا ہے اور ان سب کو عبادت سمجھتا ہے!!

قذافی کہتا ہے: "رمضان میں قتل کی کاروائیوں کو تم نے "السلام علیکم" کی طرح دیکھا۔ میرے لئے رمضان کے مہینے میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ کوئی چیز حرام نہیں........... اس میں) قتل ﷺ ناجائز نہیں........... یہ عبادت تھی۔ اللہ بزرگ و برتر کی قسم اگر ہم ان لوگوں کو قتل نہ کرتے تو یہ تباہی پھیلا دیتے ان کے جلسوں میں بغیر مقدمات پھانسی کے پھندوں پر لٹکانا شروع کیا۔ تو آوارہ کتا ہے اس کو بھی سولی چڑھا دو"۔ (انقلاب قذافی کی سالگرہ مورخہ 1984ء/1/9)

8 مارچ 1979ء کو بن غازی کے ایک جلسے میں اپنے پیروکاروں ' انقلابی کمیٹیوں کے اوباشوں کو قذافی کی حکومت کے خلاف اٹھنے والے لوگوں کے تعاقب قتل اور ان کے ٹھکانوں کو تباہ کر دینے پر ابھارا خواہ وہ مطلوبہ جگہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔ یہ تقریر " ملک کے اندر اور باہر جسمانی صفایا" کی کلید ثابت ہوئی۔ یہ حکم فروری 1990ء میں انقلابی کمیٹیوں کے تیسرے اجلاس میں جاری کیا گیا۔ مذکورہ خطاب میں قذافی کہتا ہے: "جو شخص انقلاب کے خلاف اٹھنا چاہتا ہے تو یہ کام ہو چکا ہے۔ ہم اس کے ٹھکانے اور جگہ کو تباہ کر دیں گے خواہ وہ مسجد ہی ہو۔ اگر وہ ملک کے باہر ہو تو ہم پر لازم ہے کہ ہم باہر نکل کر اس پر حملہ آور ہوں۔ تم دنیا میں کسی بھی جگہ کسی کے قتل کا فیصلہ کرتے ہو تو یہ اس لئے کہ وہ قتل کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہ انقلاب کا مخالف ہے۔ دنیا کے کسی بھی گوشے میں اس حکم کی تنفیذ کے لئے کوشش کرنا تم پر لازم ہے"۔

بالفعل اس حکم پر عمل درآمد بھی ہو گیا۔ چنانچہ ان شیطانی کمیٹیوں کے کارکنوں نے بعض مساجد میں گھس کر ناپاک قدموں سے ان کے تقدس کو پامال کیا اور اس کی سب سے بڑی مثال ""مسجد القصر"" ہو گی جس کے خطیب شیخ محمد بشتی تھے (جو کلمہ حق کہنے والے علماء میں سے ایک تھے) چنانچہ 21 نومبر 1980ء کو عصر کے بعد انہیں اور ان کے طلبہ کے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا۔ اسی طرح انقلابی کمیٹیوں کے چرواہوں نے حکومت کے مخالف لیبیائی باشندوں کو ملک کے اندر اور باہر تعاقب کر کے قتل کیا۔ قتل ہونے والوں میں اسلام پسند اور لادین دونوں قسم کے لوگ تھے۔ اس بارے میں مرتد قذافی نے 28 اپریل 1980ء کو "الزحف الاخضر" نامی اخبار کے لئے دستخط کے بغیر "زمین کی عظمت کے انتقام کے لئے قبروں کو اڑایا جائے"" کے عنوان سے ایک

بیان جاری کیا۔اس بیان میں ملک کے باہر دشمنوں کے جسمانی صفایا کا اعلان کیا اور دھمکی دی کے ان کے خاندانوں اور کنبوں سے کسی قسم کی شفقت یا نرمی کا معاملہ ہر گز نہ کیا جائے گا بلکہ ان کو نشان عبرت بنایا جائے گا۔طاغوت قذافی کہتا ہے:"ملک کے باہر انقلاب دشمنوں کے جسمانی صفایا کا آغاز ہو گیا ہے۔یہ کاروائی اس وقت تک ہر گز نہیں رکے گی جب تک وہ تمام ٹھکانے اور مورچے تباہ نہیں کر دیئے جاتے جو لیبیائی عوام پر حملوں یا ان کی آزادی کے خطرے سے دوچار کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں.........موت دشمنوں کا ہر وقت اور ہر جگہ تعاقب جاری رکھے گی. دشمنوں کے کنبوں اور بچوں کو وہ شفقت اور نرمی نہ ملے گی جو ماضی میں ان سے کی جاتی تھی۔بلکہ یقیناً انکو نمونہ عبرت بنایا جائے گا اور بھگوڑے دشمن اس کے ذمہ دار ہونگے""ہمیں معلوم نہیں کہ ان سب کے باوجود قذافی کس طرح عوام کی آزادی کی بات کرتا ہے؟

قذافی نے اپنی توجہ اپنے مخالفوں میں سے اسلام پسندوں پر مرکوز کر رکھی ہے کیونکہ وہ اس خطرہ سے آگاہ ہے جو ان کی جانب سے اس کی حکومت کو لاحق ہے۔قذافی ان لوگوں کو اپنی ان تقریروں میں سر فہرست رکھتا ہے جن میں وہ قتل وغارت اور ان موحد مسلمانوں کے خون بہانے کی دعوت دیتا ہے جو اس کے جاہلی مذہب اور کافرانہ شریعت اور شیطانی طریق کار کے مخالف ہیں. قذافی کہتا ہے:"میں تم سے کہتا ہوں کہ اس موضوع کو عوامی جلسوں میں پیش کر کے زندیقی کے خلاف قانون سازی کرانا ضروری ہے بایں طور پر کہ ان تحریکوں کو زندقہ اور اسلام کیلئے تباہ کن 'امت عربی کی مخالف اور عرب معاشرے اور دین اسلام کے لئے انتہائی خطرناک سمجھا جائے اور جو بھی ان کو گلے لگائے ان کے خون کو مباح قرار دیا جائے۔

ہر لیبیائی خاندان کو سمجھ لینا چاہئیے کہ جب تم سے کہا جائے کہ تمہارا بیٹا تنظیم میں شامل ہوا،اور اس کے قتل کا حکم صادر ہو چکا(اللہ بڑا غالب ہے)تو ایسے ہی جیسے تم سے کہا جائے کہ اسے "سرطان" لاحق ہو گیا ہے جو تیسرے یا چوتھے مرحلے میں ہے. اگر تجھ سے کہا جائے کہ تمہارے کنبے کا ایک شخص ہمیں فلاں تحریک میں ملا ہے'میرے خیال میں تو انہوں نے تم سے یہ کہا کہ "اسے ایڈز لاحق ہو گیا ہے"..............بہت ہو چکا. ناممکن ہے کہ اس کے بارے میں کسی سفارشی کی سفارش قبول کی جائے..........زندیق ہے اور اسے کچلنا لازمی ہے۔آج اور آج کے بعد حکم عوامی جلسوں سے جاری ہو گا۔جس پر بھی زندیقی ثابت ہو گی اسے فوراً کچلا جائے گا"!!!(7اکتوبر1989ء میں طرابلس میں "عوامی عمومی کانگریس" کے ہنگامی اجلاس سے خطاب)

تمام تنظیموں کے درمیان حائل رکاوٹوں کو توڑنے اور مصلحین اور مبلغین کے کردار کو مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے: ''اسی وجہ سے تم جس کو بھی جہاد یا دعوت تکفیر یا اخوان کہتے ہو سنو، اس کا گلہ کاٹ کر سڑک پر پھینک دو۔ گویا تم نے ایک بھیڑیے یا بچھو کو پکڑ لیا۔ کیونکہ یہ زہر ہے۔ شیطان ہے۔ یہ زندیق ہے یہ اسلام کو تباہ کر رہا ہے !!'' (''براعم واشبال وسواعد الفاتح'' سے گفتگو مورخہ 1990ء/7/19)

موحد مسلمانوں کے خون کا یہ پیاسا کہتا ہے: ''.. تمام عرب ممالک میں اتفاق ہے (خواہ وہ رجعت پسند ہوں یا انقلابی) کہ زندقہ سے باؤلے کتوں جیسا سلوک کیا جائے. مصر میں اب بغیر مقدمات چلائے ان کو قتل کیا جا رہا ہے.......... جب کوئی زندیق گولیاں چلاتے ہوئے سڑک پر آتا ہے تو گویا وہ باؤلا کتا ہے.......... کیونکہ جب وہ ان سے تفتیش کرتے ہیں تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور ہر طرح کی تفتیش سے انکار کرتے ہیں باوجودیکہ تفتیش میں ان کا فائدہ ہے.......... چنانچہ ان کو قتل کیا جائے گا اور کتوں کے آگے ڈال دیا جائے گا۔ ہم انہیں اپنے قبرستانوں میں دفن نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہی لوگ مسلمانوں کی قبروں پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ غلط ہے۔ لیبیا یا کسی اور جگہ قتل کئے جانے والے کسی بھی زندیق کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ممنوع ہے۔ اسے کتوں کے آگے ڈال دیا جائے گا''۔ (تعلیمی سال 1990-1989ء کے ثانوی اور فنی سند کے حامل طلبہ سے گفتگو مورخہ 1990ء/8/29)

محترم قاری! آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ وہ قذافی جو حکم جاری کرتا ہے اور یہ سارے طاغوتی قانون بناتا ہے کہتا ہے وہ حاکم ہے نہ بادشاہ اور نہ صدر بلکہ حکومت عوام کے ہاتھ میں ہے !!

اسی طرح وہ کہتا ہے کہ: ''. لیکن ایک چھوٹا اور تندرست بچہ، اس پر لازم ہے کہ وہ لڑے. تقریر کرے.......... دشمنوں کو نیست و نابود کرے.......... اگر تجھے کوئی آوارہ کتا مل جائے تو لازم ہے کہ اس کا صفایا کر دو. کعبہ میں. جبل عرفہ پر صفا و مروہ کے بیچ میں کیونکہ دین سے نکلنے والے ان لوگوں کا خون، جو تمہارے خلاف اس جماہیریہ لیبیا کے خلاف لڑتے ہیں جس نے اسلام کو جسم عطا کر دیا ہے ان لوگوں کا خون رائیگاں ہے کیونکہ یہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں.......... انہیں ہر جگہ قتل کرنا واجب ہے''۔ (عید االفطر کا خطبہ 1395ھ)

یہاں ہم آخر میں قاری کو یہ یاد دہانی کرادیں کہ قذافی نے ہر سال 7اپریل کو اپنے مخالفوں خصوصا طلبہ کی سطح پر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں قتل اورڈرانے دھمکانے کا دن قرار دیاہے۔ ہر سال ''شیطانی انقلابی کمیٹیوں'' کے چرواہے اپنے اس طاغوت کے سامنے قربانیاں پیش کرتے ہیں جس کو انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنار کھا ہے۔ جس کا حکم مانتے ہیں اور جس کی سوچ پر راضی ہیں۔ قذافی کا ہر مخالف اور خصوصا اسلام پسند اس قربانی میں پیش کئے جانے کے لائق ہوتے ہیں۔

اس تاریخ کو منتخب کرنے کاراز قذافی اور اس کے ماموں کی اصلیت سے وابستہ ہے جن کو ابھی تک اس نے حالات کے اسٹیج پر ظاہر نہیں کیا. جب یہ راز فاش ہوجائے گا 'اور پردہ اٹھ جائے گا اور حقیقت آشکارہ ہوجائے گی تو سب کو پتہ چل جائے گا کہ اس تاریخ (7اپریل) کا تعلق اس قصے سے ہے جسے ''یہودی تلمودی چپاتی'' کہاجاتاہے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے استاد سید قطب پر کہ جب وہ سچی دعوت کے مقابلے میں طغاۃ کی عادتوں کا تذکرۃ کرتے ہیں تو گویا وہ لیبیا میں طاغوت قذافی کے ساتھ موحد مسلمانوں کا حال بیان کررہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: ''اس طرح طاغوت بھلائی 'خیر اور سچ کے سوا کچھ نہیں سمجھتے! کیاوہ اجازت دے سکتے ہیں کہ کوئی یہ گمان کرے کہ وہ کبھی کبھار غلطیاں کرلیتے ہیں؟ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی سوچ اور رائے کے مقابلے میں سوچاجائے؟ اگر یہ ہو سکتا ہے تو وہ طاغوت ہی کیوں ہوئے؟! طاغوت حق کے بالمقابل باطل پر اصرار کرتاہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب دعوت کا مقابلہ کرتا ہے کیونکہ وہ یقینی طور پر جانتاہے کہ یہی دعوت خود اس کے قیام کی بنیاد سے ہی اس کے جواز سے انکار کے سبب اس کے خلاف (اعلان) جنگ ہے. ممکن نہیں کہ طاغوت ''لا الہ الا اللہ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور ''اللہ رب العالمین'' (اللہ سب جہانوں کا پالنہار ہے) کے اعلان کی اجازت دیدے۔ ہاں جب یہ الفاظ اپنے حقیقی مدلول کھول کر مدلول کے بغیر خالی خولی الفاظ رہ جائیں (تو اجازت دے دے گا) اس وقت یہ الفاظ اسے کوئی اذیت نہیں پہنچاتے کیونکہ وہ ان کا مراد ہی نہیں ہوتا۔ پس جس وقت لوگوں کا کوئی گروہ ان الفاظ کو سچ مچ اس کے حقیقی مدلول کے ساتھ لے لے 'تو یہ طاغوت جو الوہیت کا مطالبہ کرتاہے (اللہ کی شریعت کے علاوہ دوسرے قوانین کی حاکمیت کو نافذ کرکے اور اس حاکمیت کے ذریعے لوگوں کو اپنا غلام بناکر اور اللہ کی جانب نہ چھوڑ کر) اس گروہ کو برداشت نہیں کر سکتاہے''۔ (طریق الدعوۃ فی ظلال القرآن 33-1/32)

چوتھی بحث

بعض اسلامی شعائر اور کچھ دیگر مسائل کے بارے میں قذافی کے نظریات

1 - نماز:

میں اکیلے کی نماز کو جماعت کی نماز پر ترجیح دیتا ہوں۔اور مجھے اچھا لگتا ہے کہ تار کول سے لپی ہوئی جگہ نماز ادا کروں تا کہ کوئی بھی چیز نماز سے میری توجہ نہ ہٹائے"۔(السجل القومی- 11)

"میں تمہاری طرح سب کے سامنے نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے ڈاکٹر گردن کو اس سے زیادہ تکلیف دینے سے منع کرتا ہے۔ہو سکتا ہے تم میں سے کسی نے مجھے مغرب اور عشاء کی نماز خفیہ پڑھتے دیکھا ہو۔میں تم سے ہونے والی گفتگو کی کثرت کے سبب روزانہ انہیں سب کے سامنے نہیں ادا کر سکتا"۔(1989ء/9/24 کو طرابلس میں عمومی کانگریس کے ہنگامی اجلاس سے خطاب۔)

2 - روزہ:

"روزانہ روزہ گھاٹا ہے. بلاشبہ یہ ایک عذاب ہے۔کون کہتا ہے کہ یہ روزہ آرام ہے؟اور اگر یہ ضرورت ہے تو مانا جا سکتا ہے کہ یہ ایک مشکل اور ناخوشگوار ضرورت ہے"۔(1979ء/9/24 کو قذافی کا خطاب)

3 - حج:

"اس سال (1400ھ) حج پھر سے "سیٹیوں اور تالیوں کا نام ہو گیا جیسے جاہلیت میں تھا.اس سال حج کا کیا مطلب ہے؟اگر بیت اللہ پر امریکی قبضہ جاری رہا تو آئندہ سالوں میں حج کا کیا مطلب رہ جائے گا؟جو شخص اس حقیقت سے چشم پوشی کر کے خانہ کعبہ اور صفا اور مروہ کے ارد گرد اور جبل عرفات پر روایتی شعائر ادا کرنے جاتا ہے وہ اس حالت میں ایک سادہ سی عبادت انجام دے رہا ہے۔یہ وہ عبادت نہیں جو اللہ کو مطلوب ہے.اس وقت لاکھوں مسلمان امریکی طیاروں کے سائے میں فرائض حج ادا کر رہے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جب وہ واپس ہونگے تو ان کے گناہ معاف اور ان کی حاجتیں پوری ہو چکی ہو نگی۔لیکن یہ گناہ ہرگز معاف نہیں

ہونگے، یہ مرادیں ہرگز پوری نہیں ہونگی، مگر اس جب حج ایک معرکے میں بدل جائے اور مغفرت کی دعا جہاد و قتال کی دعوت بن جائے"۔(1980ء/10/19 کو جادو شہر میں عید الاضحی کا خطاب)

4 - کعبہ:

"یقینا یہ کعبہ ہی آخری بت ہے جو بتوں میں سے باقی رہ گیا ہے" (بن غازی میں "عرب یونیورسٹیوں کے اتحاد" کے افتتاحی اجلاس سے خطاب 1990ء/2/17)

5 - رمی جمرات:

"تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو؟ لازم تو یہ تھا کہ فلسطین میں صیہونیوں کو پتھر مارے جاتے۔ ہم میں سے ہر شخص ایک پتھر اٹھائے اور فلسطین جائے۔ یہی جہاد ہے یہی رمی جمرات ہے. تمہارا مطلب کیا ہے ایک بت کو سات کنکریاں ماردو؟ حج شیطان کا نائب ہے۔اس وقت یہی حقیقی حج ہے"۔ (1990ء/3/19 کو طرابلس میں "انقیادة الشعبية الاسلاميه العالمية" کے دوسرے کانگریس کے افتتاحی جلسے سے خطاب۔)

6 - اسراء ومعراج:

"قرآن کریم میں ایسی کوئی ضرورت مطلقا نہیں جس کا نام معراج ہو خصوصا مسئلہ اسراء میں - حکایت معراج کے بارے میں کوئی بھی ایسا مرجع نہیں ہے جس پر ہم بھروسہ کرسکیں.......... اگر معراج بالفعل خود ہوچکی ہوتی یا اسراء میں معراج بنام کی کوئی چیز ہوتی تو قرآن اس کو ضرور ذکر کردیتا.......... یہ خیالی افسانہ جو ہر وقت فقہاء کی زبانوں پر جاری رہتا ہے' اس کی تائید میں کے لئے اس بارے میں اکیلے اور خصوصی مرجع (جو کہ قرآن ہے) میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کی تائید کرے۔ خصوصا براق کا قصہ۔ یہ بالکل خرافات ہے جس کا کوئی وجود نہیں ۔اس لئے اسراء ومعراج کا یہ افسانوی رخ ختم ہوجانا چاہیئے۔" (1976ء/6/24 کو "اسراء ومعراج کی مناسبت سے نشری گفتگو۔)

7 - حجاب (پردہ):

''حوا کے پاس قطعاً کوئی لباس نہ تھا۔ تم ہمارے رب سے زیادہ سمجھتے ہو؟ ہمارے پروردگار نے اسے شروع ہی سے ایسے ہی تخلیق کیا ہے۔ یہی طبیعت (فطرت) ہے اگر شیطان نہ ہوتا تو ہم شہتوت کے پتوں کو بھی (ستر پوشی کے لئے) استعمال نہ کرتے۔ شیطان نے ہی یہ لباس ہمیں پہننے پر مجبور کیا ہے۔ اس سے پہلے فطرت ایسے ہی تھی۔ خود حجاب بھی شیطان کا کرتوت ہے۔ کیونکہ حجاب شہتوت کے پتے ہی کی تعبیر ہے۔ اور توت کا پتا وہ شیطان کا کام تھا۔ آزاد ہونے اور آگے بڑھنے کے بجائے ہم کہتے ہیں . نہیں. عورت پردہ کرے گھر میں بیٹھے.......... بالکل حرام.......... پردہ دل کا پردہ ہے..........'' (28/12/1988ء تونسی پارلیمنٹ سے خطاب۔)

8 - تعدد ازواج:

''دو یا چار عورتوں سے شادی کا تذکرۃ قرآن میں نہیں ہے.......... قرآن میں اس بارے میں صرف ایک ہی آیت ہے.......... اگر تم نے تعدد ازواج کی اجازت دے دی تو زیادہ مردوں سے شادی کو مباح سمجھنے والا کہے گا کہ وہ کون سی آیت ہے جو مردوں کو تو زیادہ عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتی ہے مگر عورتوں کو زیادہ مردوں سے شادی سے منع کرتی ہے؟ معاشرہ ان چیزوں کو قبول نہیں کر سکتا جو کسی زمانے میں مختلف معاشروں میں اس وقت موجود تھیں جب زیادہ بیویوں اور شوہروں دونوں کا رواج تھا ۔لیکن معاشرے کے متمدن ہونے کے بعد یہ چیزیں کالعدم ہوگئیں جہاں صرف ایک خاوند اور ایک بیوی ہوگئی''۔(3/7/1978ء حفاظ قرآن سے گفتگو)

9 - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

''یقیناً رسول اللہ اپنے بعد آنے والے خلفاء سے بری ہیں اگر۔ علی، اللہ کے پیغمبر کا خلیفہ تھا تو آدھے مسلمانوں نے اس سے جنگ کیوں کی؟ اس کے بعد اس کی اولاد کو قتل کیوں کیا؟. عثمان حکومت کا اہل نہیں کیونکہ وہ اشرافی (aristocratic) اپنے عزیزوں پر حکومت کرنے اور قرباپروری کو اس وقت کی عربی اسلامی حکومت میں رواج دینے پر قدرت دی۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں قتل کر دیا۔'' (30/3/1991ء کو طرابلس میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی انقلابی کمیٹیوں کے دوسرے اجلاس سے خطاب۔)

"اللہ کے رسول کے خلفاء عورت سے انسانی سلوک روا نہیں رکھتے تھے۔ عورت دینی مرحلے سے قبل مظلوم نہیں تھی۔ دین کے دعوے داروں نے ہی اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور دین کے نام سے اللہ کے بندوں پر حکومت کرنے کی غرض سے اس پر ظلم کیا"۔ (1989ء/3/10 بن غازی میں "عالمی یوم نسواں پر بیان"۔)

10 - مسجد النبی ﷺ

"ممکن نہیں کہ رسول اللہ فرمائیں کہ میری اس مسجد کی جانب رخصت سفر باندھا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ کے زمانے میں اس مسجد کو کوئی تقدس حاصل نہیں تھا۔ اس جگہ کو کیا تقدس حاصل ہے جہاں رسول اللہ نے مسجد تعمیر کی تھی ویٹیکن (Vatican city) جیسا تقدس............ یا ہمارے شیعہ بھائیوں کے لئے کربلا یا نجف کا تقدس اس کا کوئی تقدس نہیں اللہ کے ہاں مقدس مقامات معلوم ہیں............ بیت عتیق، مسجد اقصیٰ، جبل طور، وادیٔ طویٰ "اپنے جوتے اتار دیجئے کیونکہ آپ طویٰ کی مقدس وادی میں ہیں"۔ (1989ء/12/19 کو "لجنة الامانة الموقتة للقيادة الشعيبة الاسلامية العالمية" کے اجتماع سے خطاب۔)

11 - اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے تشبیہ:

"کن فیکون" ایک لفظ ہے۔ "یکون" کبھی بھی لاکھوں سال بعد میں وجود پذیر ہو سکتا ہے۔ مثلاً (کہا گیا) اے کائناتی بادل سورج سے زمین تک کواکب سیارہ بن جا............ 400 ملین سال بعد............ جب اللہ تعالیٰ نے بالفعل ایسا کیا تو 400 ملین سال بعد اسی شکل میں ہو گا............ "کن فیکون" یعنی ہو جا پس وہ اس مدت کے اندر ویسا ہو گیا............ میں نے کہا بیس سال بعد انقلاب اور اس کے لئے جدوجہد کی............ انقلاب آ گیا............ جی ہاں. انقلاب ہو جا' پس انقلاب ہو گیا"۔ (1990ء/2/17 کو بن غازی میں "عرب یونیورسٹیوں کے اتحاد" کے سامنے قذافی کا خطاب۔)

12 - رجم کی سزا:

رجم کی سزا قرآن میں موجود نہیں ہے کیونکہ قرآن میں ایسی کوئی سزا نہیں کہ کہا گیا ہو کہ جو فلاں جرم کرے اسے سنگسار کر دو۔ بالکل نہیں۔ بلکہ قرآن نے کہا ہے کہ جو چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو اور زانی کو سو کوڑے لگاؤ۔ اس کے علاوہ کوئی سزا مذکور نہیں............ لیکن وہ کہتا ہے کہ سارے ذلت آمیز کام اور سزائیں قیامت تک جاری رہیں گی............ قرآن کی اکثر آیات

دنیاوی نہیں خود ساختہ نہیں۔ ان کا ان مشکلات سے کوئی تعلق نہیں جن کو ہم روزمرہ زندگی میں تخلیق کرتے ہیں۔ یہ آیات توبس قیامت سے تعلق رکھتی ہیں، موت کے بعد کی زندگی سے"۔(1978ء/7/3 کو حفاظ قرآن سے گفتگو۔)

13 -سود:

بینکاری(Banking)کا نظام ایک عالمی نظام ہے.........ساری اسلامی دنیا اس میں مبتلا ہے.........اگر وہ تجربہ کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہونگے کون ہے جس نے کہا یہ حرام ہے.......... حرام نہیں..........بینکنگ کے نظام پر یہ بات صادق نہیں آتی کہ وہ حرام ہے"۔(1983ء/7/13 کو"عالمی صحافتی کانفرنس"میں انگریزی خبررساں ایجنسی رپوٹر کے مصر کی شاخ کے نمائندے کے جوب میں۔)

14 - دین کا مفہوم:

"معاشرتی سطح پر دین سیاست کی جانب نہیں لے جاتا۔ دین تو صرف بندے اور اس کے رب کے درمیان انفرادی تعلق ہے یا کنبے اور انفرادی اخلاق پر مشتمل ہے۔ زیادہ سے زیادہ روحانی ایمان ہے۔ کسی انسان کا دوسرے انسان کے ایمان اور روح سے کوئی تعلق نہیں۔ کہ وہ ایمان لائے یا کفر کرے۔ یہ میرا کام نہیں۔ کوئی بھی کسی کا ذمہ دار نہیں کہ اسے جنت اور دوزخ کی طرف لیجائے سوائے انبیاء کے۔ جبکہ انبیاء کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا"۔(1982ء/2/24 کو تونس کے دورے کے دوران تونسی ادیبوں سے بات چیت۔)

"ہم کسی کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ دین کے نام پر ہم پر حکمرانی کرے۔ کوئی ہمیں دین سکھانا چاہتا ہے حالانکہ وہ نبی نہیں۔ اگر محمد دوبارہ بھیجے جائیں یا عیسیٰ اتر آئیں اور کہیں کہ میں تمہیں دین سکھاتا ہوں ۔ تو ممکن ہے کہ ہم سن لیں"۔ (1989ء/10/7 کو طرابلس میں "عمومی عوامی کانگریس کے ہنگامی اجلاس سے خطاب۔)

"قرآن کی اکثر آیات دنیاوی نہیں۔ خود ساختہ نہیں۔ ان کا ان مشکلات سے کوئی تعلق نہیں جن کو ہم روزانہ تخلیق کرتے ہیں۔ یہ آیات توبس قیامت سے تعلق رکھتی ہیں، موت کے بعد کی زندگی سے"۔(1978ء/7/3 کو حفاظ قرآن سے گفتگو۔)

15 - قرآن کریم:

".اس عظیم اسلامی کانفرنس سے اور اس عظیم تاریخی شہر سے ہم اپنا رخ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ملک کی جانب کرتے ہیں ہم ہر جگہ کے مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ گنیتیاں پھینک دیں 'مالائیں (تسبیحیں) پھینک دیں بلکہ ان کٹھن وقتوں میں مصاحف (قرآن کریم کے نسخے) بھی پھینک دیں.........جب تسبیحیں ہمارے ہاتھوں کو اسلحہ اٹھانے سے مشغول کر دیں تو ان کو توڑ دینا ضروری ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ہم قرآن کریم تک کو بھی طاقوں پر پھینک دیں جب وہ ہمیں اس کے اندر موجود احکام کی تنفیذ سے مشغول کرے"۔(1978ء/7/3 حفاظ قرآن سے گفتگو۔)

16 - مسجد:

".مسجد اللہ کا گھر ہے اور اللہ کے گھر میں اس کے سوا کسی کا نام نہیں لیا جاتا۔ پس جب ہم جمعہ یا اس کے علاوہ دوسری نمازوں کیلئے مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو ہمیں چاہئیے کہ دنیا کو مسجد کے دروازے سے باہر چھوڑ کر آئیں۔ دنیا یا دنیاوی معاملات کے بارے میں بات چیت نہ کریں بلکہ صرف اللہ کے دین کی باتیں کریں اور اس کے کلمات کا تذکرہ کریں"۔(1400ھ / 1980ء-2 خطبہ عید الاضحی۔)

17 - جہاد:

"اسلامی رخ کا صحیح مرجع قرآن کریم ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں اس وقت مسلمانوں کے عقائد قرآن کریم سے میل نہیں کھاتے۔ کیونکہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان یا مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ مقدس جہاد ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے جیسے کہ قرآن کہتا ہے۔ وہ یہ کہ جہاد مؤمنوں اور کافروں میں ہوتا ہے مومن اور مومن میں جہاد نام کی کوئی چیز نہیں. جب صحیح مرجع قرآن ہی ہے تو پہلی حقیقت جسے ہم یقین کے ساتھ بیان کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اہل کتاب کے خلاف جہاد ایک غلط مفہوم ہے"۔(خطب واحادیث القائد الدينية 101-100)

"ناممکن ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں یا یہودیوں میں مقدس جنگ چھڑ جائے۔ کیونکہ ہم سب کا تعلق جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہے۔ بت پرستی کی تمام شکلوں کے مقابلے میں ہم سب ایک ہیں"۔(السجل القومی 75/19) (اس زندیق نے

تو یوں کہا مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ) ”لڑو اہل کتاب میں سے ان لوگوں میں سے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور حرام نہیں سمجھتے اس کو جسے حرام کیا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اور دین حق کا اختیار نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ وہ ذلیل اور رسوا ہو کر جزیہ ادا کریں۔)

اسرائیل کے ساتھ جنگ کو ہم یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان مذہبی جنگ نہیں سمجھتے بلکہ مذہب سے صرف نظر کرتے ہوئے یہ ایک مظلوم قوم کی ظالم قوم سے جنگ ہے“۔(1978ء/4/1 کو قذافی کا خطاب۔)

18 - خلافت:

”کوئی شخص اپنے آپ کو امیر یا خلیفہ بناتا ہے‘ ہم اس کے خلاف لڑیں گے۔ اس ظالم خلیفہ کے بعد ہم کسی اور خلیفہ کو نہیں دیکھ سکتے جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ہمارے ہاں کئی قافلے اس کی تلوار کی بھینٹ چڑھے............ اللہ نے اس کے بارے میں کبھی نہیں فرمایا کہ وہ خلیفہ ہے............ کیا عوام کے عہد کے بعد بھی ہم خلیفہ کے عہد میں جی رہے ہیں؟............ وہ نبی ہی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ ان پر داروغہ نہیں“۔(”عمومی عوامی کانگریس کے ہنگامی اجلاس سے خطاب مورخہ 1987ء/10/7)

19 - اسلامی فتوحات:

”رسول اللہ کی وفات کے بعد جو کچھ ہوا وہ شہری اور سیاسی عمل تھا جس کا اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں تھا............ پھر کس نے بتایا کہ رسول اللہ اندلس اٹلی یا قبرص یا ایران کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے؟ ایران مسلمان تھا یا غیر مسلم اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوا؟ ایران پر حملہ آور اسے اسلامی قلمرو میں شامل کرنا ایک شہری ‘سیاسی اور جنگی عمل تھا۔ جسے اللہ ‘اللہ کے رسول اور قرآن پر ڈال دیا گیا۔ حالانکہ درحقیقت یہ کفر اور خود اسلام کے پیغام سے خروج ہے۔ کس نے ان سے کہا تھا کہ ایران کو فتح کرو اس کی اینٹ سے اینٹ بجادو اور زبردستی اسے اسلام میں داخل کرو‘ یہی وہ ایران ہے جس سے آج تک ہمیں کوئی بھلائی نہیں ملی اور نہ قیامت تک مل سکے گی“۔(مورخہ 1991ء/3/30 کو طرابلس میں یورنیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کی انقلابی کمیٹیوں کے دوسرے اجلاس سے خطاب۔)

(''لیکن ہم اور لیبیائی عوام رب سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جب پستولوں اور بندوقوں کا رخ مسلمانوں کی جانب کرکے ان پر باسم الثورۃ(انقلاب کے نام سے) اور باسم الفاتح(فاتح کے نام سے) لکھ دیا گیا تو کیا کچھ ہوا اور کیا ہوگا؟)

20 -سائنسی تحقیق اور دین:

''قبائلی اور اسلامی نظام حکومت سائنسی تحقیق کی اجازت نہیں دیتے.........یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ دین پر قائم نظام حکومت دین میں کمی کرے گا تاکہ وہ سیاسی نظام بن جائے۔ دوسری جانب دین میں بہت سی تحریفات، مسخ اور جعل سازیاں ہونگی ،تاکہ وہ زبردستی سیاسی نظام پر غالب آجائے یا سیاسی نظام زبردستی دین پر غلبہ حاصل کرے تاکہ اللہ کے نام سے اللہ کے بندوں کی گردنوں کے بارے میں فیصلے کرسکے.........ایک اور رخ یہ ہے کہ جب معاشرے کی بنیاد ایک دینی سیاسی نظام پر ہوگی تو وہ اجتہاد اور سائنسی تحقیق سے منع کردے گا.........ایک ایسا معاشرہ جس پر دین کے نام سے حکومت کی جاتی ہے وہاں اس بات کا امکان ہی نہیں کہ تم انصاف، جمہوریت اور سائنسی تحقیق کو حقیقت کا روپ دے سکو ناممکن ہے کہ آزادی کو اس وقت ترقی مل سکے جب میں تلوار اٹھاؤں اور اس پر لکھ دوں بسم اللہ''۔(1990ء/2/17 کو بن غازی میں ''عرب یونیورسٹیوں کے اتحاد'' سے قذافی کا خطاب)

''میں باہر سے برآمد شدہ تمام گمراہ کن کتابوں کو جلادوگا اور انہیں نیست ونابود کردوں گا۔ میں تمام کتب خانوں، یونیورسٹیوں اور ہر مکتوب چیز کے خلاف انقلاب برپا کردوں گا۔ ہم ہر گمراہ کن سوچ کو جلادیں گے۔ اس کے بعد مریض، بے وقوف اور گندگی کے کیڑوں کو نکل جانا چاہئیے وہ بیمار ہیں۔ اور ان کو یہ مرض مشرق کی گمراہ کن رجعت پسند اور مغرب کی اشتراکی اور سرمایہ دارانہ کتابوں سے لاحق ہوا ہے۔ یہ کتابیں جلائی جائیں گی اور جو ان کی حمایت کرے گا وہ بھی نذر آتش ہوگا''۔(1973ء/4/15 کو ''زوارو'' میں خطاب۔)

21 - فاطمی حکومت:

''عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ وہ فوراً عرب وحدت کو یقینی بنائیں.........اگر عرب امریکہ کے ہمارے ملک میں پہنچنے سے قبل جلدی سے یگانت پر عمل نہیں کریں گے تو پھر ہم عربی وطن اور شمالی افریقہ میں اسلامی خلافت اور دوسری فاطمی حکومت کا اعلان کردیں گے''۔(اپریل 9173ء کو خطبہ عید الفطر۔)

22 -اشتراکیت:

''. قرآن اہل ثروت اور سرمایہ داروں کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اشتراکیت کی مخالفت کرتے ہیں۔ بلاشبہ اشتراکیت مساوات ہے. ملک کے باشندوں کی ملک کی دولت مین شرکت. یہی اشتراکیت ہے............ہاں اشتراکیت اب دوبارہ حقیقت کا روپ دھار رہی ہے اور استحصال کی بیڑیاں ٹوٹ رہی ہیں............پس لیبیا کے مسلمان بیدار ہوئے اور انقلاب برپا کیا............ہمیں یہ کہتے ہوئے کوئی عار نہیں یہ اسلامی اور اشتراکی انقلاب ہے یہ ''بائیں بازو'' کی سوچ کا اعلیٰ ترین درجہ ہے تا کہ ہم اسلام کی حقیقت کو بیان کر سکیں''۔(1978ء/11/10خطبہ عیدالاضحی۔)

23 -بوسنیاہرزیگووینا کے مسلمانوں پر سربوں کا ظلم:

''بوسنیاہرزیگووینا کی اکثریت سربوں'کروٹوں'کیتھولک اور آرتھوڈکس لوگوں پر مشتمل ہے بلاشبہ بوسنیا ہرزیگووینا میں مسلمان اقلیت میں ہیں............اس وقت جو کچھ بوسنیا ہرزیگووینا میں ہو رہا ہے وہ فضول اور مذاق ہے۔ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں............سچی بات تو یہ ہے کہ اس مسئلے کا کوئی حل نہیں نہ تو اقوام متحدہ کی فوجوں کے ذریعے'نہ یوگوسلاویہ سے انتقام اور اس کے خلاف سازشوں کے ذریعے'نہ امدادی کاروائیوں اور مسلمانوں کے رونے کے ذریعے............بوسنیاہرزیگووینا'سربیا اور جبل اسود(مونٹے نیگرو)کا واحد حل نئے یوگوسلاویہ کی تشکیل میں ہے''۔(اخبار'' الجماہیریۃ''مورخہ 1992ء/9/8)

پانچویں بحث

قذافی کی کتاب:" القریہ القریہ....الارض الارض وانتحار رائد الفضاء"

(قریہ قریہ....زمین زمین....اور خلانورد کی خودکشی سے اقتباسات)

"قذافی کے بیانات دین اسلام کی بہت سی تعلیمات سے مذاق اور ٹھٹے سے پر ہیں۔" القریۃ القریۃ....الارض الارض....وانتحار رائد الفضاء" (گاؤں گاؤں..........زمین زمین..........اور خلابورد کی خودکشی) کے عنوان سے آنے والی اس کی آخری کتاب پر طائرانہ نظر ڈالنے سے ہم پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قذافی نے اپنے مقصد کے حصول اور اپنا زہر پھیلانے کیلئے ادبی رخ سے فائدہ اٹھایا ہے اور قاری کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ قذافی نے اس کتاب کو کفر اور زندقہ سے بھرنے کے بعد جان بوجھ کر اسے ناول کے انداز میں پیش کیا تاکہ اس کے الفاظ اور شیطانی تعبیرات پر اس دلیل سے گرفت نہ کی جاسکے کہ یہ بھی ادب کا ایک رائج الوقت اسلوب ہے جیسے تجدد پسند شعراء استعمال کرتے ہیں۔!!

اس کتاب سے بعض مثالیں پیش کرنے سے قبل ہم قاری کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ فرانس کے رسالے "لیونمان دوجودی" نے اس کتاب کو ایک مشہور نفسیاتی ڈاکٹر کے سامنے پیش کیا تو اس نے کتاب کے مصنف کا تجزیہ اس طرح کیا "یقینا یہ کتاب نفسیاتی طب کے طلبہ کو پڑھانے کے قابل ہے کیونکہ یہ عظمت کے جنون کے ہسٹیریا کے سارے اجزاء پر مشتمل ہے صاحب کتاب عظمت کے جنون کے ہسٹیریا میں مبتلا ہے!!"

"اس کتاب میں سے ہم کچھ بالکل واضح اور ظاہر مثالیں مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرتے ہوئے ذکر کر رہے ہیں کہ وہ مذکورہ کتاب کی طرف رجوع کرے تاکہ اس باطنی رذیل کی خباثت اور کفر کو اپنی آنکھوں دیکھ لے۔

''الفرار الیٰ جهنم''(جہنم کی طرف فرار)نامی قصہ میں ہے:

قذافی جہنم کی طرف فرار اور کس طرح اس کی تہ میں دوبارہ سونے پر قادر ہوا اور یہ کہ یہ دو راتیں اس کی زندگی کی خوبصورت ترین راتیں تھیں جو اس نے جہنم کی وسط میں گذاریں کا تذکرہ کرتا ہے یہ بھی بیان کرتا ہے کہ جہنم کی جانب جانے والا راستہ ویسا نہیں ہے جیسے دجال بیان کرتے ہیں(دجالوں سے مراد اس کی علماء،مشائخ اور شاید انبیاء بھی ہیں)جو اس کی تعبیر کے مطابق دوزخ کی تصویر اپنے فاسد خیال سے ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔

قذافی کہتا ہے:''میں دوزخ کی طرف سب سے مختصر راستے پر چلنے کے لئے رکا، تاکہ میں اس کے عین وسط کی طرف جانے والے سب سے قریبی راستے کا انتخاب کروں..........شاید میں اس کے بھڑکنے کی آواز سن سکوں۔لیکن دوزخ بالکل خاموش انتہائی پرسکون اوراپنے ارد گرد کے پہاڑوں کی طرح مضبوط تھی۔اس کے چارون طرف ایک عجیب سا سکون ہے اور اسے ایک خوفناک غمزدہ خامشی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے.مجھے کوئی شعلہ نظر نہیں آیا لیکن صرف دھوئیں نے اسے اوپر سے ڈھانپ رکھا تھا..........میں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بڑے شوق سے اس کی جانب اس امید سے دوڑا کہ سورج کے غروب ہونے سے قبل اس کے قلب میں سونے کی کوئی گرم جگہ مل جائے گی..........جہنم کے راستے اندھیرے اور کٹھن ہیں..........ان پر دھند چھائی رہتی ہے۔دوزخ کے پتھر قدیم ترین زمانے سے سیاہ اور جلے ہوئے ہیں''۔(القریہ القریہ........الارض الارض........وانتحار رائد الفضاء - 49-50 معمولی تصرف کے ساتھ طبع اول 1994ء)

اس بکواس پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم عصر حاضر کے مسیلمہ سے کہتے ہیں کہ جب تو اپنی اس حالت میں مرے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا تو اسے دیکھ لے گا تجھے وہ ایسی ہی نظر آئے گی جیسے ''رب العالمین'' نے بیان فرمایا ہے گرم شعلوں اور شعلوں کی آواز والی۔

''الموت''(موت)نامی قصے میں قذافی سوال کرتا ہے:

''موت مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اس بات کو راجح قرار دیتا ہے کہ وہ مذکر ہے اور کہتا ہے: میں نے اپنے تجربے اور موت کے سبب مجھ پر نازل ہونے والی مصیبتوں سے یہ یقین کر لیا کہ موت ہمیشہ مذکر اور حملہ آور ہوتی ہے،اگرچہ اسے شکست بھی کیوں نہ ہو ،وہ بد خلق اور بہادر رہے، بعض اوقات دھوکہ باز اور بزدل بھی ہو جاتی ہے موت کو شکست دے کر ناکام و نامراد الٹے پاؤں پر بھاگنے

پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ موت ایسی نہیں جیسا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہر حملے میں فاتح ہوتی ہے۔ کتنے ہی دوبدو مقابلوں میں موت کا لشکر ناکام ہوا۔ زخموں سے چور چور ہو کر پسپا ہوا اور شکست کھا کر بھاگا.......... پس موت کا نشانہ غلط بھی ہوتا ہے اور ٹھیک بھی، و دوسروں کو ختم کرتی ہے اور ناکام بھی ہوتی ہے اور شکست سے دوچار بھی"۔ (ایضا66-65)

پھر موت کا تذکرۃ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: 'موت دھوکہ باز، متلون مزاج اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والی ہے ۔موت بزدل ہے پیٹھ پیچھے حملہ آور ہوتی ہے۔ آدمی کو کاٹتی ہے اور زمین مین غوطہ لگا دیتی ہے' موت خبیث سانپ ہے کند ذہن ہے. موت فریب خوردہ خود اعتماد ہے"۔

اس کے بعد اپنے باپ اور موت میں ہونے والے معرکے کا تذکرۃ کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ کس طرح اس کا باپ موت کا مقابلہ کر رہا تھا جو اسے ختم کرنے کے لئے ضربیں لگا رہی تھی پھر میرا باپ اپنی عمر کو دراز کرتا تھا..........اور موت اپنے سانس کو..........میرا باپ اپنی ہٹ پر اڑا رہتا ہے اور موت اسے شکار کرنے سے نہیں رکتی۔

اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے: 'اپنی عمروں کو دراز کرنے کے لئے تمہارے اوپر میرے اس باپ کی طرح مزاحمت لازمی ہے جس نے موت کے سامنے کبھی ہتھیار نہیں ڈالے اور بلا جھجک اس سے لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ سو سال کی عمر کو پہنچ گیا اس موت کی خواہش کے برخلاف جو اسے تیس سال کی عمر میں ختم کردینا چاہتی تھی۔(القریہ۔القریہ........الارض الارض........وانتحار رائد الفضاء 79)

موت کی خواہش اور اللہ کی قدرت کے برخلاف اس کے باپ کی عمر طویل ہوگئی اللہ تعالیٰ ان زندیقوں کے اقوال سے بہت بلند ہے۔

"ملعونة عائلة يعقوب، ومباركة أيتها القافلة"

(یعقوب کا گھرانہ ملعون اور اے قافلہ تو مبارک ہے)

اس قصے کی ابتداء قذافی "یعقوب کے گھرانے" کے تعارف سے کرتا ہے کہ اس سے مراد اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام کا گھرانہ ہے۔ اس کا کنبہ کے کہ فرزند یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین کے خزانوں کے امین ہیں۔ پھر قافلے کا تعارف کراتا ہے کہ وہ یہ قافلہ ہے جس نے یوسف علیہ السلام کو کنویں کے اندھیروں سے باہر نکالا اس کے بعد تہمتوں 'لعنتوں اور تحقیر کا ایک سیلاب امڈ آتا ہے اور کہتا ہے (اللہ اس قذافی کو رسوا کرے) ہمیں معلوم ہونا چاہئیے کہ یعقوب کا کنبہ ملعون ہے۔ یہ عزت والا ہے نہ برکت والا.......... یہ عزت (وبرکت) ایک نقلی ہالہ ہے جو اس کے گرد بنایا گیا ہے.......... یعقوب کے خاندان کو اس طرح معزز سمجھنا جس کا وہ مستحق نہیں بے جا ہے.......... یعقوب کا کنبہ ملعون ہے اگرچہ اس کا باپ اسحاق اور بیٹا یوسف ہی کیوں نہ ہو بے شک سب سے گھٹیا اور کفر اور نفاق میں سب سے بڑھا ہوا خاندان ہے.......... یہ تحقیر اور رسوائی کے لائق ہے.......... ملعون ہے۔ یعقوب کا گھرانہ جھوٹا بے وفا 'خیانت کار.......... در حقیقت یہ ایک مجہول 'حقیر گھٹیا اور محکوم خاندان ہے جیسے کہ قرآن مجید میں مذکور ہے. اپنی حالت کذائی میں یہ ایک چرواہا کنبہ ہے"۔ (القریۃ القریۃ.......... 85-84 معمولی تصرف کے ساتھ۔)

یہ زندیق یعقوب علیہ السلام کے کنبہ پر سب وشتم کو اپنے اس قول پر ختم کرتا ہے "اللہ کا شکر ہے جس نے یعقوب کے خاندان کا حال قرآن میں بیان کر دیا اور یہ بات واضح ہو گئی کہ اس کنبے نے یوسف کا خیال نہیں رکھا۔ بلکہ اس کے خلاف کوئی سازش کر کے اسے مہلت دیتا رہا پس یوسف اس کے لئے بزرگی کی تعمیر کرتا ہے اور وہ اس کے لئے گھڑھا کھودتا ہے۔ یقینا یعقوب کے بیٹے خبیث اور ذلیل تھے۔" (القریہ القریۃ.......... 88 معمولی تصرف کے ساتھ)

صاف ظاہر ہے کہ یہ سب وشتم اور لعن طعن اس شرط کے منافی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر ایمان میں لگائی ہے ان کی تعظیم اور ان کا ادب کیا جائے۔ یہ حکم پہلے گزر چکا ہے کہ جس نے کسی ایک نبی پر سب وشتم کیا 'لعنت کی یا تحقیر کی تو وہ بالاجماع کافر ہے۔ ابو حنیفہ فرماتے ہیں: جس نے کسی ایک نبی کو جھٹلایا یا ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کی یا بیزاری کا اظہار کیا تو وہ مرتد ہے"۔ (الشفاء قاضی عیاض- 1098 /2)

قصۃ "دعاء الجمعۃ الآخرۃ" (آخری جمعہ کی دعا کا قصہ)

اس کہانی کو بھی اس زندیق قذافی نے مسلمانوں کے بہت سے عقائد (جن میں اللہ تعالیٰ سے دعا سر فہرست ہے) سے استہزاء اور مذاق سے بھر دیا ہے۔ اس طرح ابن تیمیہ 'ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہم 'موجودہ اسلامی تحریکوں اور ان کے بعض مفکرین (جیسے

استاد سید قطب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی عظیم تالیف "فی ظلال القرآن" کا بھی خاکہ اڑایا) "فی ظلال القرآن" کو قذافی کے سب و شتم اور استہزاء سے وافر مقدار ملی ہے۔

کہتا ہے: ضروری بات یہ ہے کہ اس امت کے فرزندوں نے نوجوانوں کی توجہ اس عظیم راز کی طرف مبذول کرائی اور لمبی لمبی راتیں علمی تحقیق میں گزار کر زرد کتابوں کے پیٹ میں نقب لگایا اور ہمیں وثوق سے بتلایا کہ رمضان کے آخری جمعے میں دعا تمام مخالف دوزخی منصوبوں اور عصر حاضر کے سائنسی آلات کو ناکام کرنے کی ضامن ہے............ اس عبارت میں آنے والی دعا کو حفظ کرنا ضروری ہے............ اس شرط کے ساتھ کے مستثنیات کو نکال کر باقی تمام علاقوں کے مسلمانوں کی آواز بھی ایک ہو' دعا مندرجہ ذیل ہے "فھم لایبصرون" (وہ نہیں دیکھ سکتے) رمضان کے آخری جمعے کے روز ایک منٹ میں آمین کے ہمراہ ایک ہزار بار یہ دعا صحیح اور مجرب ہے۔ یہ اس پر قدرت رکھتی ہے کہ یہودیوں کو ایسا کردے کہ وہ عربوں کے زندہ اہداف کو نہ دیکھ سکیں. دوسرا تعویز صرف "فی ظلال القرآن" کو پڑھنا ہے۔ (القریۃ القریۃ. 107-106)

بعد ازاں بعض سنتوں اور شرعی مسائل پر مشتمل کتابوں کا مزاح اڑاتا ہے............ اور کھلم کھلا مذاق اور واضح کفر میں اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہے: جو شخص عرب قوم کی وحدت اور یگانت چاہتا ہے، تاکہ وہ توانا ہو اور دشمن پر چڑھ دوڑے تو اسے چاہیئے کہ مذکورہ جمعے میں امام کے ساتھ یہ الفاظ دھرائے "اے اللہ ہماری کمزوری تجھ پر ظاہر ہے ہمارا معاملہ تیرے سامنے ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ ہمارے پاس "شبیک لبیک" کی انگشتری نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے میزائیل اور مصنوعی سیارے لے کر تیری طرف چڑھ گئے ہیں. ہم خلائی جنگ میں ان کے اس کفر کا بدلہ نہیں دے سکتے سو تیری قربت چاہتے ہیں۔ (القریۃ القریۃ............109)

کہانی کا اختتام اس دعا پر کرتا ہے "اے اللہ مسلمانوں کو سچا راستہ دکھا۔ ان میں سے بعض کو بعض سے لڑا دے۔ ان کو ایسا کردے وہ ایک دوسرے کی تکفیر کریں۔ ایک دوسرے سے دور بھاگیں۔ ایک دوسرے کو قتل کریں یہاں تک کہ اہل کتاب کے حلیف بن جائیں. کیونکہ تو قبول کرنے والا ہے۔ پس ہمیں واشنگٹن اور تل ابیب کے پرچم تلے ایک کردے۔ ان کی اولاد' عورتوں اور مال کو مسلمانوں کے لئے اس ضمانت کے ساتھ غنیمت بنا کہ تقسیم عادلانہ ہو گی۔ جس میں کوئی گڑبڑ نہ ہو گی۔ آمین" (القریۃ القریۃ............111)

اس کہانی میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اگلی کہانی جو "انتهت الجمعة دون دعا" (جمعہ بغیر دعا کے ختم ہو گیا) کے عنوان سے ہے۔ اس میں بھی یہی کچھ ہے۔ اس کہانی کو بھی استہزاء، تمسخر، تحقیر اور کفر سے بھر دیا ہے۔ اس کہانی کو اسلامی تحریکوں کے تذکرے پر ختم کیا ہے کہ یہ مجوسی اور باطنی تحریکیں ہیں، لیکن معاملہ اس مثال کی طرح ہے "چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سو چھید"۔

خاتمہ

بلاشبہ جو شخص قذافی کے اس کتاب میں وارد اقوال پڑھے گا، اس پر اس طاغوت کا کفر واضح ہو جائے گا جس نے ملک اور قوم اور کھیتی اور نسل سب کو تباہ و برباد کیا ہے جب اس کا کفر معلوم ہو گیا (جس بھی طاغوت کا ارتداد ثابت ہو جائے وہ اس حکم میں قذافی کے ساتھ ہے) تو اس سے قتال کرنے کے لئے جدوجہد کرنا واجب ہے۔

بخاری و مسلم میں عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ e کے ہاتھ پر بیعت کی مشکل اور آسانی میں، پسند اور ناپسند میں اور ہم پر دوسروں کو ترجیح دینے کی حالت میں بھی اطاعت و فرماں برداری پر اور اس پر کہ ہم ارباب حل وعقد سے حکومت چھیننے کی کوشش نہ کریں۔ فرمایا مگر اس وقت جب ان سے ایسا کھلم کھلا کفر دیکھو جس پر تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے دلیل موجود ہو"۔

ہمارے علماء اور آئمہ یہ بات لکھ چکے ہیں اور صراحت کر چکے ہیں کہ جب حاکم کفر کا ارتکاب کرے تو اس کے خلاف خروج واجب ہو جاتا ہے۔ نووی، ابن حجر اور قاضی عیاض وغیرھم نے اس پر اجماع ذکر کیا ہے۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حکمراں کے بارے مین فرماتے ہیں: "وہ کفر کے سبب بالاجماع معزول ہو جائے گا۔ پس ہر مسلمان کا اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا واجب ہے۔ پھر جو غالب آئے تو اسے ثواب ملے گا جو مداہنت کرے گا گناہگار ہو گا۔ اور عاجز آجائے تو اس پر اس ملک سے ہجرت فرض ہو گی۔ (فتح الباری: 123 / 3)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے "علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کافر کی امامت منعقد نہیں ہوتی اور اگر اس پر کفر طاری ہو جائے...........تو معزول ہو جائے گا اگر اس پر کفر شریعت کی تغیر یا کوئی بدعت طاری ہو جائے تو وہ ولایت کے حکم سے نکل جائے گا

اور اس کی اطاعت ختم ہو جائے گی' اور مسلمانوں پر اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا اور اگر طاقت ہو تو اسے معزول کر کے کسی عادل امام کو مقرر کرنا واجب ہو گا۔ اگر یہ کام سوائے ایک جماعت کے اور کوئی نہ کر سکے تو بھی کافر کے خلاف بغاوت اس پر فرض ہو گی۔ ہاں اگر وہ مبتدع ہو تو جب اس پر غلبے کا گمان ہو گا تو خروج واجب ہو گا۔ اگر عاجزی کا یقین ہو تو خروج واجب نہ ہو گا۔ مسلمان کو چاہئیے کہ وہ اس کے ملک سے وسرے ملک کی طرف ہجرت کرے اور اپنے دین کی حفاظت کرے"۔(صحیح مسلم مع شرح نووی (12/234

جہاد کے تمام موجبات (حکام کا کفر' اسلام کا انکار کرنے والے گروہوں کا ظہور' مسلمانوں کی سرزمین پر کافروں اور مرتدوں کا غلبہ' طاغوتوں کے زندانوں کا مسلمان قیدیوں سے بھر جانا اسلامی خلافت کا غائب ہونا جہاد کے موجبات کو تفصیل سے جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیے کتاب "خطوط عریضة فی منهجج الجماعة الاسلامية المقاتلة" 84-83) کی موجودگی کے سبب ہمارے زمانے میں مسلمانوں پر عائد فرض عین کی ادائیگی کے لئے بعض علاقوں میں جہادی جماعتیں پے در پے شہداء پیش کرتے ہوئے، اور زخموں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے' ان لوگوں کے خلاف لڑ رہی ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا، اس کی شریعت کو بدل ڈالا، اس کے اولیاء سے جنگ کی اور اس کی کتاب اور پیغمبر کا مذاق اڑایا۔ ان جماعتوں کو کوئی چھوڑ دے یا مخالفت کرے اس سے ان کو کوئی نقصان نہیں ہو گا، ان کے لئے ان کے پیغمبر کی خوشخبری ہی کافی ہے "میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر دشمن کو مغلوب کرتے ہوئے لڑتی رہے گی اس کی مخالفت کرنے والا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حالت پر ہوں"۔(رواہ مسلم)

کھوپڑیوں اور کٹے ہوئے اعضاء پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی پڑھتے ہوئے قافلہ بڑھتا رہا:

﴿وكاين من نبى قاتل معه ربيون كثير فما وهنوا لما أصابهم فى سبيل الله وماضعفوا وما استكانوا والله يحب الصابرين وماكان قولهم الا أن قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا فى أمرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين فاتاهم الله ثواب الدنيا وحسن ثواب ال أخرة والله يحب المحسنين﴾

"اور بہت سے نبی ہوئے جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ اللہ میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں

میں کرتے رہے ہیں معاف فرما۔ اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت کر۔ تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بہت اچھا بدلہ دے گا اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے''۔(آل عمران: 148-146)

انہی جہادی جماعتوں میں سے جو دین کے مراکز کی حفاظت اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں لیبیا کی الجماعۃ الاسلامیۃ المقاتلۃ بھی ہے اس جماعت نے عہد کیا ہے وہ اس وقت تک ہتھیار نہیں ڈالے گی جب تک اللہ تعالیٰ اس کے اور ردت اور ایجنٹی کی حکومت کے درمیان فیصلہ نہیں فرمادیتے اور جب تک لیبیا کفر اور سرکشی سے پاک نہیں ہو جاتا، اور اس پر توحید کا علم بلند نہیں ہو جاتا۔

شیخ ابو المنذر ساعدی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: لیبیا کا نظام حکومت جاہلانہ اور کافرانہ ہے۔ لیبیا کے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ حسب استطاعت اس کو معزول کرنے اور اس کے خلاف لڑنے میں شامل ہو۔ خواہ یہ شرکت بالفعل لڑائی کی صورت میں ہو یا لڑنے والوں کی کمک کی صورت میں۔ اللہ کے اس فرض سے مرض 'اندھاپن یا لنگڑاپن جیسے عذر کے بغیر پیچھے رہنے والا گناہ کبیرۃ کا مرتکب ہو گا۔ اور گناہ کبیرۃ کا مرتکب فاسق ہوتا ہے۔

شیخ حفظہ اللہ نے مزید فرمایا: لیبیا کے مسلمان اس طاغوت کی صف میں اسلحہ قلم یا زبان کھڑے ہونے سے ڈریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون﴾ اور مائل نہ ہو ان ظالموں کی طرف۔ پس چھوئے گی تم کو آگ اور نہ ہو گا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔(ھود)

اس طاغوت کا کفر دوپہر کی دھوپ سے زیادہ واضح ہے۔ اس سے موحد مسلمان جو اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور نبی ہونے پر راضی ہے پر اس قذافی کا کفر صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ جس نے مسلمانوں کی کسی بھی ایسی چیز کو جس کی وہ تعظیم کرتے ہون بغیر مذاق اڑائے اور اس کی تحقیر کئے نہیں چھورا۔ حد تو یہ کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی اس کے سب وشتم اور مذاق سے محفوظ نہیں رہے۔

امام محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ کا قول پہلے گزر چکا ہے کہ ''علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنے اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے اس پر اللہ کے عذاب کی وعید جاری ہو گی۔امت کے ہاں اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے''۔(الشفا قاضی عیاض 935-934/2)

پس ہر وہ مسلمان جو اب تک قذافی اور اس جیسے دوسرے لوگوں پر اسلام کا لیبل چپکاتا ہے اللہ کے غضب اور ناراضگی سے ڈرے اور اس زندیق کے اقوال پر غور وفکر کرے جس نے کھلم کھلا' دن دہاڑے اللہ کا انکار کیا۔اور اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر کی سنت میں اس کا دفاع کرنے والوں کا حکم دیکھ لے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے مجاہد شیخ عبد اللہ عزام پر'جو مسلمان علماء اور اس دین کے آئمہ کو قذافی کے کفر وارتداد کے خلاف شرعی موقف اختیار کرنے کا کہتے ہوئے فرماتے ہیں:''جب ہم علماء سے پوچھتے ہیں کہ اس قذافی کے بارے میں آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں جس نے کسی موحد کو پس دیوار زندان کئے بغیر نہیں چھوڑااور سارے اچھے لوگ لیبیا سے ہجرت کر چکے۔

حضرات علماء کرام!!آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو دن دیہاڑے'کھلم کھلا اللہ کا انکار کرتا ہے اور صبح وشام سنت کا انکار کرتا ہے؟عزت مآب نے اس کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟کیا وہ مسلمان ہے؟یا وہ مسلمان نوجوان جو اس وقت سے اپنی عزتوں کا دفاع کر رہے ہیں۔جب اسکول کی طالبات پر یہ لازم کر دیا گیا کہ وہ اشتراکی انقلابی کیمپوں میں شرکت کے بغیر ثانوی تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں ان کیمپوں میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ ہوتے ہیں اور قانون کے نام پر عصمتیں تار تار کی جاتی ہیں.اس نوجوان کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں'یہ بچی ثانوی تعلیم کے بعد اس کے بغیر یونیورسٹی میں داخل نہیں............ ہو سکتی سرکاری ملازمت اس کے بغیر نہیں کر سکتی............جب قذافی کو پتہ چلا کہ لیبیا کہ خاندان نے اپنی بچیوں کی حفاظت شروع کر دی ہے اور انہیں اسکولوں سے نکال لیا ہے تو یہ حکم جاری کیا کہ کسی بھی دوشیزہ کا عقد نکاح اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس کے پاس اشتراکی انقلابی کیمپوں کی سند نہ ہو............حضرات علماء کرام اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟کیا نوجوان انتہا پسند ہیں؟میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی مذہب ایسے ظلم کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے کو قابل قبول سمجھتا ہو۔جو اس جیسے ظلم کے سامنے جھکا وہ دنیا میں گناہ گار ہے اور آخرت میں اس کی سزا عذاب ہے!!'' (فی فقہ الجہاد والاجتہاد-196-195)

شیخ عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:"یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان فیصلہ کر رہی ہے' یہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہم پر ناطق اور شاہد ہے اور اس دین میں جہاد کی اہمیت کو سمجھنے کا یہ طریقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا' کیا ہمارے لئے ان کثیر' متواتر' صریح اور قطعی نصوص کے باوجود عقب نشینی کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا؟ چور کا ہاتھ مسلمان عورتوں کے حجاب تک پہنچ چکا ہے' کیا ہم اسے عصمتیں تار تار کرنے اور اخلاق کو مسخ کرنے اور عقائد کی بیخ کنی کے لئے آزاد چھوڑ دیں؟ وہ شخص جو کسی نوجوان کو جہاد سے روکتا ہے اور وہ جو نماز روزے سے روکتا ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔(خمس رسائل فی الجہاد شیخ عبداللہ عزام- 250-249 معمولی تصرف کے ساتھ)

☆☆☆☆

فحی علی جنات عدن فانها
منازلك الاولی وفیها المخیم
جنات عدن کی طرف چلے آؤ
یہی تیری منزل ہے' اسی میں ٹھکانہ ہو گا

ولکننا سبیی العدو فهل تری
نعود الی أوطاننا و نسلم
لیکن ہم تو دشمن کے قیدی ہیں
کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم صحیح سلامت اپنے وطن لوٹ جائیں گے؟

فیا بایع الغالی ببخس معجل
کانك لا تدری ولا ان تعلم
اے مہنگی چیز کو سستے نقد میں فروخت کرنے والے!
گویا تجھے علم نہیں' اور نہ تو جان سکے گا

فان كنت لا تدری فتلك مصيبة

وان كنت تدری فالمصيبة أعظم

والحمدلله رب العالمين



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://muwahhidin.tk
Email: info@muwahhidin.tk